

ABC.Reg.No.3378,File No.12/12(4/06PR)

Reg.No.20333-36 • CPL No.FD-107

ماہنامہ

راہنمائے خواتین

فیصل آباد

جلد نمبر 12 دسمبر 2017ء شمارہ نمبر 12

ربیع الاول - ربیع الثانی 1439ھ

- اسماء الحسنٰی کی برکات
- قرآنی سورتوں کا مختصر تعارف
- قرآن کی جامع دعائیں
- تذکارِ شمائل مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
- درودِ پاک کی برکات





- بلا وجہ طلاق طلب کرنا منع ہے
- کاش وہ دن لوٹ آئیں
- استاد اور شاگرد

ورکنگ کلاس کو تنگ کیسے کیا جاتا ہے

- نماز کے طبی اثرات
- عقیقہ کی دعا
- تذکرہ صالحات

بچوں سے جھوٹ کی عادت کیسے چھڑائی جائے؟

- نظرِ بد سے کیسے بچا جائے؟
- جنازہ لیکر کیسے چلا جائے؟

زبان کے رنگ ہزار

سوچنے کا انداز

گڑ اور مونگ پھلی سے لذیذ اور غذائیت سے بھرپور مٹھائی بنائیے

- گھریلو ٹوٹکے
- چمن کارنر
- بیوٹی ٹپس

Rahnuma e khawateen

www.alburhaninternational.com

اہلُ اللہ کے ایامِ ولادت و وصال

دسمبر 2017ء ربیع الاول - ربیع الثانی 1439ھ

یکم دسمبر	12	جشن عید میلاد النبی ﷺ، وصال شاہ ابوالمعالی چشتیؒ 1112ھ، حافظ احسان الحق قادریؒ 1410ھ
2	13	وصال حضرت علاؤالدین علی احمد صابرؒ (انڈیا) 690ھ
3	14	وصال حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ (دہلی) 633ھ
4	15	عرس شاہ محمد غوثؒ (لاہور)، خواجہ محی الدین کاشانیؒ 719ھ
5	16	وصال حضرت خیر الدین شاہ ابوالمعالی قادریؒ (لاہور)، محمد بن سلیمان جزولیؒ 870ھ
6	17	ولادت حضرت امام جعفر صاحب علیہ السلام 82ھ، وصال حضرت میاں موج دریاؒ، وصال سیدنا شاہ آل احمدؒ (بھارت) 1235ھ
7	18	ولادت سیدہ ام کلثوم سلام اللہ علیہا
8	19	ولادت سیدنا مخدوم علاؤالدین علی احمد صابرؒ (کلیئر شریف) 592ھ، وصال مفتی وقار الدینؒ (کراچی)
9	20	عرس امام بری سرکار رحمۃ اللہ علیہ (اسلام آباد)
10	21	وصال حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ (دہلی) 1051ھ، وصال سیدہ رابعہ بصریؒ
11	22	وصال حضرت ابو یوسف ہمدانیؒ 535ھ، شاہ فضل الرحمٰن نقشبندیؒ 1313ھ
12	23	وصال حضرت سید نیک عالم شاہؒ 1319ھ
13	24	وصال خواجہ غلام فخر الدین سیالویؒ، شاہ کلیم اللہؒ (جہاں آبادی) 1142ھ
14	25	
15	26	رحلت حضرت ابو طالب علیہ السلام، غوث علی شاہؒ 1297ھ
16	27	وصال سیدنا محی الدین ابو نصر محمد 656ھ
17	28	وصال حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ 160ھ
18	29	وصال خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ 895ھ
19	30	
20	یکم ربیع الثانی	وصال ام المومنین سیدہ سودہ سلام اللہ علیہا
21	2	عرس حضرت بابا شاہ جمال رحمۃ اللہ علیہ (لاہور)
22	3	وصال حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ
23	4	وصال حضرت غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ (کوٹ مٹھن) 1319ھ
24	5	وصال سیدنا ابراہیم ایرجیؒ (دہلی) 953ھ
25	6	ولادت قائداعظم محمد علی جناحؒ، وصال بابا نو لکھ ہزاریؒ
26	7	وصال سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ (جنت البقیع) 179ھ
27	8	وصال سپہ سالار حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ 35ھ
28	9	ولادت سیدنا امام حسن عسکری علیہ السلام 232ھ
29	10	پیران پیر دستگیر محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ (گیارہویں شریف) 561ھ
30	11	وصال حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ (دمشق شام) 638ھ
31	12	



ABC.Reg.No.3378,File No.12/12(4/06PR)

Reg.No.20333-36 ● CPL No.FD-107

ماہنامہ راہنمائے خواتین فیصل آباد

جلد نمبر 12 ، دسمبر 2017ء ، شمارہ نمبر 12

ربیع الاول ، ربیع الثانی 1439ھ

آئینہ ترتیب

قیمت فی شمارہ 50 روپے

زر تعاون سالانہ 600 روپے علاوہ ڈاک خرچ

خط و کتابت کا پتہ: آفس ماہنامہ راہنمائے خواتین 57-C ماڈل ٹاؤن فیصل آباد 041-2639940

حبیب بینک جناح کالونی برانچ اکاؤنٹ نمبر A/C 09037900113203

پبلشر محمد افضل سعید نے صبح نور پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر 57-C ماڈل ٹاؤن فیصل آباد سے شائع کیا

اسماء الحسنیٰ کی برکات

البرھان فہم دین کورس



القہار جل جلالہ

سب کو قابو رکھنے ولا، وہ ذات جو سب پر غالب ہو اور اس کے غلبہ کو کوئی طاقت نہ روک سکے۔

یہ نام قرآن مجید میں ۶ مرتبہ آیا ہے۔ اس کے خواص درج ذیل ہیں:

(۱) جو کسی مشکل کے واسطے اس کو ۱۰۰ بار پڑھے مشکل حل ہو جائے گی۔

(۲) جو اشراق کی نماز کے بعد سجدہ کر کے ساتھ یا قہار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی فرما دے گا۔

الوہاب جل جلالہ

یہ نام قرآن مجید میں ۳ مرتبہ آیا ہے۔ اس کے خواص میں سے ایک خاصہ درج ذیل ہے:

جو اس اسم کو عشاء کی نماز کے بعد چودہ سو چودہ مرتبہ (۱۴۱۴) پڑھے گا اسے رزق کی فراخی نصیب ہوگی۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ط اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

(آل عمران)

الرزاق جل جلالہ

یہ نام قرآن مجید میں ایک مرتبہ آیا ہے۔ اس کے خواص درج ذیل ہیں:

(۱) جو اس اسم کو نہار منہ بیس مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے گا اللہ تعالیٰ ایسا ذہن عطا فرماتا ہے جو باریکیوں اور مشکلات کو سمجھ لیتا ہے۔

(۲) جو ہر نماز کے بعد پڑھنے کا معمول بنائے گا غیب سے روزی پائے گا۔

(۳) جو شخص اس اسم کو سترہ (۱۷) بار اس شخص کے سامنے پڑھے گا جس سے کوئی حاجت ہو، ان شاء اللہ وہ حاجت پوری ہو جائے گی۔

ظالم کے مرنے سے ملول ہونا ظلم میں شامل ہوتا ہے۔

قرآنی سورتوں کا مختصر تعارف

عائشہ صدیقہ پرنسپل البرھان ایجوکیشنل سسٹم

تعارف سورۃ رحمٰن

مدنی ہے تین رکوع چھتر آیات ہیں۔

اس سورۃ کا نام عروس القرآن بھی ہے۔ اس مبارک سورۃ میں اسماء الحسنیٰ میں سے ایک خوبصورت نام الرحمٰن استعمال کیا گیا رحمٰن نے اپنے حبیب کو قرآن سکھایا انسان کو کامل پیدا کیا نیز قرآن کا بیان سکھایا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی بے شمار عنایات کا ذکر کر کے پوچھا جاتا تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

تعارف سورۃ الواقعہ

مکی ہے تین رکوع ۹۶ آیات ہیں۔

اس سورۃ میں قیامت کے واقعہ ہونے کا ذکر کیا گیا کہ جب قیامت آئے گی تو کوئی اس کو جھٹلا نہیں سکے گا۔

تعارف سورۃ الحدید

مدنی ہے ۴ رکوع ۲۹ آیات ہیں۔

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کی شان و عظمت کا بیان ہوا کہ وہ رب کتنی عظمت و شان والا ہے۔ جس نے تمہارے لیے ہر چیز کو پیدا کیا، کپڑوں اور غذاؤں پھلوں کے ساتھ ساتھ لوہے کو بھی پیدا کیا جس میں بڑی قوت اور طرح طرح کے دوسرے فائدے بھی ہیں۔

تعارف سورۃ المجادلۃ

پارہ ۲۸ تین رکوع اور ۲۲ آیات، مدنی ہے۔

پہلے اپنی ماں کی طرح اگر بیوی کو بنا دیا جاتا کہ تیری پشت مجھ پر میری ماں کی طرح ہے تو اس قول سے نکاح ٹوٹ جاتا تھا۔ حضرت اوس بن ثابت نے اپنی بیوی خولہ بنت ثعلبہ سے ناراض ہو کر یہ کلمہ کہہ دیا آپ کی بیوی دربار رسالت میں آ کر شکایت و شکوہ کرتی ہے جاؤں تو کہاں جاؤں میں اپنے خاوند سے جدا ہو کر بچوں کا کیا کروں گی مر جائیں گے۔ کیونکہ میرے پاس کچھ نہیں ہے بار بار آسمان کی طرف دیکھ کر اپنی بے بسی کی شکایت کرتی اللہ کو ترس آ گیا فرمایا مبارک ہو تمہارا نکاح نہیں ٹوٹا ان کے خاوند کو بلا کر فدیہ ادا کرنے کا کہا اور دوبارہ سے گھر آباد ہو گیا۔

تعارف سورۃ الحشر

مدنی ہے تین رکوع ۲۴ آیات ہیں۔

اس سورۃ کی ابتدا ان کلمات سے ہوئی کہ ہر چیز اللہ کی پاکی بیان کر رہی ہے۔ جو ذات اہل کتاب کے کافروں کو باہر نکال لائی ان کی پہلی جلاوطنی کے بعد آپ نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ وہ اپنے گھروں سے نکلیں گے اللہ نے انہیں نکال دیا اور ان کے دلوں میں تمہارا رعب بھی ڈال دیا تاکہ تم اس کے شکر گزار رہو۔

بقیہ صفحہ نمبر 6 پر

قرآن کی جامع دعائیں

انتخاب: امجد علی

رحمت و مغفرت کی دعا

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ٥ (الاعراف)

"اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ اگر تو ہماری مغفرت نہ فرمائے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم یقیناً تباہ ہو جائیں گے۔

بلاشبہ اگر خدا انسان کے گناہوں کو معاف نہ کرے اور اپنی بے پایاں رحمت سے نہ نوازے تو وہ تباہ ہو جائے گا۔

فلاح دارین کی جامع دعا

رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا"

صبر و ثبات کی دعا

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ٥ (البقرة ٥_٢٥)

پروردگار! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمارے قدموں کو مضبوط جمادے اور کافروں پر فتحیاب کرنے کیلئے ہماری مدد فرما۔

شیطان کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا

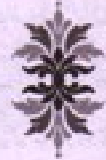
رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ ٥ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ٥ (المومنون ۹۷،۹۸)

پروردگار! میں شیطان کی اکساہٹوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں بلکہ اے میرے پروردگار! میں اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے قریب پھٹکیں۔

عذاب جہنم سے بچنے کی دعا

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ق اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ٥ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا (الفرقان ۶۵،۶۶)

اے ہمارے پروردگا! عذاب جہنم ہم سے پھیر دے۔ بلاشبہ اس کا عذاب تو جان کا لاگو ہے۔ وہ بہت ہی برا ٹھکانہ اور بہت ہی برا مقام ہے"۔



درودِ پاک کی برکات

اقتباس: آبِ کوثر
فقیہِ عصر حضرت قبلہ مفتی محمد الیاس صاحب
دامت برکاتہم العالیہ

یہ سن کر بہت خوش ہوا اور دل کی ساری کی ساری بیقراری دور ہوگئی، اور پھر سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا گھبرانے کی ضرورت نہیں، تم صبح وزیر اعظم کے پاس جانا اور اس کو وظیفہ کی مقبولیت کی خوشخبری سنانا، جب وہ مرد درویش بیدار ہوا اور صبح کو اپنے ٹوٹے پھوٹے لباس کے ساتھ وزیر اعظم کی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوا۔ دروازہ پر جا کر دربانوں سے کہا کہ میں وزیر صاحب سے ملنا چاہتا ہوں، دربان اس کی حیثیت اور لباس دیکھ کر مسکرا دیے اور کہا کیا آپ وزیر اعظم کے ساتھ ملاقات کرنے کے قابل ہیں؟ چلو یہاں سے بھاگو! لیکن ان دربانوں میں ایک رحم دل بھی تھا، اس کو رحم آگیا اور کہا بھائی! ٹھہر جا، میں وزیر صاحب سے عرض کرتا ہوں تو انہوں نے کہا اس آدمی کو بلا لو،

جب وہ وزیر کے ہاں پہنچا تو وزیر کے استفسار پر سارا واقعہ بیان کر دیا۔ وزیر اعظم وظیفہ کی خوشخبری سن کو بہت خوش ہوا اور اسے بجائے ایک سو کے تین سو روپے دے کر رخصت کیا۔

جب وہ مرد صالح روپے لے کر گھر پہنچا اور بیوی کو دیا تو وہ بھی خوش ہوگئی، بیوی کو روپے دینے کے بعد وہ اپنے کام (درود پاک پڑھنے) میں مشغول ہوگیا۔ جب مقدمہ کی تاریخ آئی تو وہ سو روپیہ لے کر عدالت میں جا پہنچا اور حاکم کے سامنے رکھ دیا۔ قرضہ خواہ مہاجن وہ روپیہ دیکھ کر حاکم سے کہنے لگا جناب! یہ روپیہ کہیں سے چوری کر کے لایا ہے کیونکہ اس کے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ سن کر حاکم نے پوچھا بتاؤ! یہ روپیہ کہاں سے لیا ہے؟ ورنہ قید کر لئے جاؤ گے۔ ان نے کہا یہ بات وزیر اعظم سے معلوم کرو کہ میرے پاس روپیہ کہاں سے آیا ہے۔

حاکم نے وزیر اعظم کی خدمت میں خط لکھا، وزیر صاحب نے خط پڑھ کر جواب لکھا "جج صاحب خبردار! خبردار! اگر اس بندے کے ساتھ ذرا بھی بے ادبی کرو گے تو معزول کر دیے جاؤ گے۔ جج یہ جواب پڑھ کر خوفزدہ ہوگیا اور اس مرد صالح کو اپنی کرسی پر بٹھایا اور بڑی خاطر داری کی اور جو سو روپیہ اس مرد صالح نے دیا تھا وہ واپس کر کے مہاجن کو اپنی طرف سے سو روپیہ دے دیا۔

مہاجن نے جب یہ منظر دیکھا تو خیال کیا کہ جب وزیر اعظم اور حاکم بھی اس کے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا بھی اس کے ساتھ ہے۔ اس نے وہ سو روپیہ واپس دے دیا۔ معلوم ہوا کہ درود پاک دونوں جہان کی مرادیں پوری کرتا ہے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ہر کہ سازد ورد جاں صلی علیٰ!
حاجت دارین او گردد روا!

سبق

ان تینوں واقعات سے اور آئندہ کے واقعات سے یہ روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی اللہ تعالیٰ عطا سے ہر امتی کو جانتے ہیں اور ان کی پریشانیوں سے بھی واقف ہیں اور یہی عقیدہ اکابر اہل سنت و جماعت کا ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ "تفسیر عزیزی" میں آیت مبارکہ "ویکون الرسول علیکم" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمہارے رسول تم پر قیامت کے دن بدیں وجہ گواہی دیں گے کہ وہ نور نبوت سے ہر مومن کے رتبے کو جانتے ہیں کہ میرے فلاں امتی کی ترقی میں کیا چیز رکاوٹ بنی ہوئی ہے؟

الحاصل رسول اکرم ﷺ تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں اور وہ تمہارے اچھے برے عملوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے اخلاص و نفاق کو بھی جانتے ہیں۔ (۱)

بلکہ سرور عالم نور مجسم شفیع اعظم ﷺ نے خود فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا میرے سامنے کر دی ہے اور میں دنیا کی طرف اور جو کچھ قیامت کے دن تک اس میں ہونے والا ہے سب کچھ دیکھ رہا ہوں جیسے کہ میں اپنے ہاتھ کی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ (اس حدیث مبارکہ کو سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے) (۲)

نیز صاحب تفسیر "روح المعانی" رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں آیت مبارکہ "یا یھا النبی انا ارسلنک شاھداً" کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے، اے پیارے نبی! ہم نے آپ کی امت پر آپ کو شاہد بنایا ہے کہ آپ ان کے احوال کی نگرانی فرماتے ہیں اور ان کے عملوں کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور آپ کی امت سے تصدیق و تکذیب یا ہدایت و گمراہی جو کچھ صادر ہوتا ہے آپ اس کے بھی گواہ ہیں۔ (۳)

اللہ تعالیٰ ہم کو عقائد اہلسنت و جماعت پر قائم رکھے اور اسی پر خاتمہ بالخیر ہو!

حوالہ جات

(۱) تفسیر عزیزی ص ۵۱۸، سورۃ بقرہ، (۲) مواہب اللدنیہ و شرح للزرقانی ص ۲۱۴ ج ۷، (۳) تفسیر روح المعانی ص ۴۵، جز ۲۲)

بقیہ قرآنی سورتوں کا مختصر تعارف

تعارف سورۃ الممتحنہ

صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیانی عرصہ میں نازل ہوئی دو رکوع اور تیرہ آیات ہیں ممتحنہ کا مطلب ہے امتحان لینا جانچ پڑتال کرنا صلح حدیبیہ میں یہ طے تو پایا تھا کہ اگر کوئی مسلمان مرد مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے گا تو اسے واپس کر دیا جائے گا لیکن عورتوں کے بارے میں کوئی حکم نہیں تھا اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ اگر کوئی عورت ہجرت کر کے تمہارے پاس آجائے تو اس کے ایمان کا جائزہ لو جانچ پڑتال کر و اور اگر وہ سچے دل سے ایمان لائی ہے تو مت واپس کرو کیونکہ کوئی مومن عورت کسی مشرک کے نکاح میں نہیں جاسکتی اور نہ ہی کوئی مشرک کافر عورت مومن کے نکاح میں آسکتی ہے۔ جن کو مسلمان مکے میں چھوڑ آئے تھے کافر بیویوں کو تو وہ آزاد ہیں جس سے چاہیں شادی رچائیں کیونکہ وہ مسلمانوں کے نکاح سے نکل گئیں ہیں۔

تذکار شمائل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تحریر
ڈاکٹر محمد طاہر القادری

تذکار رسالت ﷺ کے سلسلے میں آپ ﷺ کے شمائل بھی بیان کئے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ کے حسن و جمال اور خوبصورتی ورعنائی کا حسین تذکرہ کیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کے حسنِ سراپا کا ذکرِ جمیل قرآن وحدیث اور آثار صحابہ کی روشنی میں نہایت ہی خوبصورت اوردلکش انداز میں کیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کے والضحیٰ چہرے، واللیل زلفوں، مازاغ البصر کا دل آویز بیان سماعتوں میں رس گھولنے لگا۔ آپ ﷺ سرتاقدم حسن مجسّم ہیں اور یہ فیصلہ کرنا محال ہے کہ صوری حسن جسدِ اطہر کے کس کس مقام پر کمال حسن کی کن کن بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے سراپائے حسن کو دیکھ کر مست و بے خود ہو کر رہ جاتے اور آپ ﷺ کے حسن سراپا کے بیان میں اپنے عجز واور کم مائیگی کا اعتراف کرتے۔ حق تو یہ ہے کہ ذات مصطفوی ﷺ کا حسن سرمدی اظہار وبیان سے ماوراء تھا اور اہل عرب زبان وبیان کی فصاحت و بلاغت کے اپنے تمام تر دعووں کے باوجود بھی اسے کما حقہ بیان کرنے سے عاجز تھے۔

ماہ میلاد میں نور مجسّم حضور نبی اکرم ﷺ کے اسی حسن بے مثال کا تذکرہ ہوتا ہے، کوئی آپ ﷺ کے مبارک زلف و رخسار کا ذکر کرتا ہے تو کوئی چشمان مقدسہ کی تاثیر کرم کی مدح سناتا ہے، کوئی گوش مبارک کی دلکشی اوران کی بے مثل سماعت پر سلام بھیجتا ہے تو کوئی گل قدس کی پتیوں جیسے نازک ہونٹوں پر درود پڑھتا ہے۔ کوئی آپ ﷺ کے دست اقدس سے صادر ہونے والے معجزات کا ذکر چھیڑتا ہے تو کوئی حسن وجمال سے معمور دہن اقدس اوراس سے نکلے ہوئے لعاب مبارک کی برکات الاپتا ہے اس تذکار شمائل سے وجود میں کیفیات وجد کا نزول ہونے لگتا ہے اور بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حضوری کی خیرات ملنے لگتی ہے۔ یہی وہ کیفیات ہیں جوان محافل کا حاصل ہیں اور جن سے قلب وروح میں تجلیات ایمان کا ورود ہونے لگتا ہے۔ یہ وہ توشۂ آخرت ہے جو سفرِ حشر میں مومن کے بہت کام آئے گا۔

تذکار خصائص وفضائل مصطفیٰ ﷺ

محفل میلاد النبی ﷺ میں حضور نبی کریم ﷺ کے خصائص وفضائل کا تذکرہ بھی کیا جاتا ہے۔ یہ آپ ﷺ کے خصائص وفضائل اور اوصاف وکمالات ہی ہیں جو آپ ﷺ کو دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اور تمام انسانوں سے ممتاز کرتے ہیں۔ آپ ﷺ جامع کمالات انبیاء ہیں، آپ ﷺ کی ذات اقدس میں تمام انبیاء ورسل کے محامد ومحاسن اور معجزات وکمالات بہ درجہ اتم جمع فرما دیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو تمام اہل جہان پر شرف وفضیلت عطا فرمائی اور تمام اولین و آخرین کا سید اور سردار بنایا۔ آپ ﷺ کو اپنے قرب خاص سے نوازا اور

شب معراج عرش پر بلا کر اپنا دیدار عطا فرمایا۔ اس نے قرآن حکیم میں آپ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت (۱) آپ ﷺ کی رضا کو اپنی رضا (۲) آپ کی بیعت کو اپنی بیعت (۳) آپ ﷺ کے فعل کو اپنا فعل (۴) نطق رسول کو اپنی وحی (۵) آپ ﷺ کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی (۶) آپ کی مخالفت کو اپنی مخالف (۷) اور آپ ﷺ کی عطا کو اپنی عطا قرار دیا (۸)۔ اس پر مستزاد حضور سرور کائنات ﷺ کو ایسے دنیوی، برزخی اور اخروی خصائص وفضائل سے نوازا جو بے مثال ہونے کے علاوہ حد شمار سے بھی باہر ہیں۔

میلاد النبی ﷺ کی مبارک تقریبات میں حسن صورت وسیرت مصطفیٰ ﷺ کے تذکرے تو ہوتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی کثیر الجہت شانوں کا بیان اہل ایمان کے دلوں میں عشق ومحبت کی وہ شمعیں فروزاں کر دیتا ہے جن کی ضوء شبستان زندگی کو منور کر دیتی ہے۔ آپ ﷺ کے فضائل وخصائص پر مشتمل چند احادیث درج کی جاتی ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''(روز قیامت) سب سے پہلے میں (اپنی قبر انور سے) نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا قائد ہوں گا۔ جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا۔ میں ہی ان کی شفاعت کرنے والا ہوں جب وہ روک دیے جائیں گے، اور میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے، بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے رب کے ہاں اولاد آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں میرے ارد گرد اس روز ہزار خادم پھریں گے گویا وہ (گرد وغبار سے محفوظ) سفید (خوبصورت) انڈے (یعنی پوشیدہ حسن) ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں''۔

اس حدیث مبارکہ میں روز قیامت آپ کو عطا ہونے والے مراتب ودرجات کا ذکر ہے اور یہ بھی موضوعات میلاد میں سے ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''روز قیامت میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ اور اس روز لواء حمد (حمد الٰہی کا جھنڈا) میرے ہاتھ میں ہوگا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ اور اس روز آدم سمیت تمام نبی میرے جھنڈے تلے ہوں گے، اور میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کے (باہر نکلنے کے) لیے زمین کا سینہ کھولا جائے گا اور اس (اولیت) پر مجھے فخر نہیں۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''(روز قیامت) میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کے (باہر نکلنے کے) کے لیے زمین کا سینہ کھولا جائے گا مجھے جنت کی پوشاکوں میں سے ایک پوشاک پہنائی جائے گی، پھر میں عرش الٰہی کے دائیں جانب اس مقام پر کھڑا ہوں گا جہاں میرے علاوہ مخلوقات میں سے کوئی ایک (فرد) بھی کھڑا نہیں ہوگا''۔

ہم ان احادیث کو بہ طور حوالہ اس لیے لا رہے ہیں تا کہ یہ امر واضح ہو جائے کہ ان میں کسی قسم کے احکام شرعیہ یا حلال وحرام

اور تبلیغ ودعوت یا سیرت وغیرہ کے کوئی پہلو بیان ہوئے ہیں نہ آپ ﷺ کے خلقِ عظیم کا کوئی ذکر ہوا ہے بلکہ ان میں تواتر کے ساتھ جو چیزیں بیان ہوئی ہیں وہ حضور ﷺ کے فضائل وخصائص اور اولادِ آدم علیہ السلام میں آپ ﷺ کے مقام ومرتبہ، بے مثال عظمت و رفعت اور روحانی مدارج کا ذکر ہے۔ کتبِ احادیث میں فضائل و مناقب کے ذیل میں صرف یہی خاص مضمون بیان ہوئے ہیں اور اصلاً یہ میلاد شریف کے مضامین ہیں۔

فضل ورحمت کی آمد پر خوشی کیوں کر منائی جائے؟

سورۃ یونس کی آیت نمبر ۵۸ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحمت کے نزول پر خوشی منانے کا حکم کیوں فرمایا؟ وہ کیا سبب ہے جس کی بناء پر اللہ رب العزت نے اس فضل ورحمت کے میسر آنے پر خوشی ومسرت منانے کا حکم فرمایا ہے؟ اس کا جواب جاننے سے قبل یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ فضل اور رحمت کے الفاظ ایک خاص تناظر میں بیان ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے مخاطب ہو کر ارشاد فرما رہے ہیں کہ اگر تم پر میرے حبیب ﷺ کی تشریف آوری کی صورت میں میرا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے اکثر لوگ ماسوائے قلیل تعداد کے گمراہ ہو جاتے اور شیطان کے پیروکار بن کر تباہ ہو جاتے۔ اگر رسولِ معظم ﷺ کو عالمِ انسانیت کی طرف مبعوث نہ کیا جاتا تو لوگوں کو ضلالت وگمراہی اور کفر وشرک کی تاریکیوں سے نکال کر الوہی حق وصداقت اور ہدایت کی روشنی سے کون مستفیض کرتا؟! اگر ہادیٔ برحق ﷺ مبعوث نہ ہوتے تو لوگوں کو ظلم، بدامنی اور لاقانونیت کی چکی سے کون نکالتا اور ان کے بنیادی حقوق کے تحفظ کی ضمانت کون فراہم کرتا؟ وہ ذاتِ گرامی جو اندھیروں میں بھٹکنے والی انسانیت کو ہدایتِ الٰہی کی روشنی میں لائی اس کے ظہور پر بنی نوعِ انسان کو خوشی منانے کا حکم دیا گیا ہے کہ ان کی اس دنیائے رنگ وبو میں تشریف آوری اللہ کے فضل اور رحمت کا نتیجہ ہے، جس پر خوشی وشادمانی منانا تقاضائے محبت و ایمان ہے۔

آیت کا فائدہ

آیتِ مذکورہ میں "فبذالک فلیفرحوا" کے معنوی رموز کو سمجھنا ضروری ہے۔ اس کی تفسیر کرتے ہوئے فخر المفسرین امام رازی (۵۴۳۔۶۰۶ھ) نے ان الفاظ کے حصر اور اختصاص وامتیاز کو یوں واضح کیا ہے:

قولہ (فبذلک فلیفرحوا) یفید الحصر، یعنی یجب ان لا یفرح الانسان الا بذالک۔(۱)

"اللہ تعالیٰ کا فرمان "فبذلک فلیفرحوا" حصر کا فائدہ دے رہا ہے یعنی واجب ہے کہ انسان صرف اسی پر خوشی منائے"۔

امام رازی نے آیتِ مبارکہ میں معنوی حصر واختصاص کو شرح وبسط سے بیان کرتے ہوئے فرح یعنی خوشی ومسرت کے اظہار پر روشنی ڈالی ہے۔ اس لفظ کے دامن میں وہ سب خوشیاں اور مسرتیں سمٹ آتی ہیں جو نہ صرف جائز ہیں بلکہ از روئے حکم اس کے منانے کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ اور فرمایا گیا ہے کہ اللہ کے فضل اور رحمت پر اظہارِ مسرت کرو اور اس پر خوب خوشیاں مناؤ۔

قارئین کرام! یہ امر ذہن نشین رہے کہ اللہ رب

العزت نے ایسی خوشیاں منانے سے منع فرمایا ہے جن میں خود نمائی اور دکھاوا ہو، اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا کہ لوگ کسی دنیاوی نعمت پر اس قدر خوشی کا اظہار کریں کہ وہ آپے سے باہر ہو جائیں اور شائستگی کی تمام حدیں پھلانگتے ہوئے اپنے آپ سے بیگانہ ہو جائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"بے شک اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں فرماتا"۔ (۳)

لیکن اس کے برعکس جب اپنے فضل اور رحمت کی بات کی تو اپنے اس حکم میں استثنا (exception) کا اعلان فرما دیا کہ اگر میرا فضل اور رحمت نصیب ہو جائے تو پھر میرا ہی حکم ہے: "فلیفرحوا" یعنی خوب خوشیاں منایا کرو۔ اور وھو خیر مما یجمعون کے ذریعہ یہ بتلایا کہ جو لوگ جشن میلاد کے موقع پر لائٹنگ کے لیے قمقمے لگاتے ہیں، گل پاشیاں کرتے ہیں، قالین اور غالیچے بچھاتے ہیں، جلسے جلوس اور محافل و اجتماعات کا اہتمام کرتے ہیں، لنگر بانٹنے کے لیے کھانا پکاتے ہیں یعنی دھوم دھام سے اظہار خوشی کے لیے جو کچھ انتظامات کرتے ہیں وہ سب کچھ حب رسول ﷺ کے اظہار کے لیے کرتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے۔ لہٰذا ان کے یہ اخراجات مال و دولت کے انبار لگانے اور انہیں جمع کرنے سے کہیں بہتر ہیں۔

چنانچہ جونہی ماہ ربیع الاول کا آغاز ہوتا ہے پوری دنیا میں غلامان رسول آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی میں دیوانہ وار مگن ہو جاتے ہیں، ہر طرف جشن کا سماں ہوتا ہے۔ کائنات کی ساری خوشیاں جملہ مسرتیں اور شادمانیاں اسی ایک خوشی پر ہی قربان ہو جائیں تو بھی اس یوم سعید کے منانے کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اس کا جواز نص قرآن سے ثابت ہے اور خود اللہ رب العزت نے اس خوشی کے منانے کا نہ صرف اہتمام کیا بلکہ مندرجہ بالا ارشاد قرآنی کی رو سے ہمیں بھی اس نعمت عظمیٰ پر خوشی منانے کا حکم دیا۔

"فبذلک" کے استعمال کی حکمت

اس ضمن میں اگرچہ ہم نے "ذلک" کے استعمال کی حکمت کے حوالے سے اوپر ایک خاص علمی نکتہ بیان کیا ہے تاہم چند اور باتیں قابل ذکر ہیں۔ مثلاً:

قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا (۳)

"فرما دیجئے! (یہ سب کچھ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے باعث ہے (جو بعثت محمدی ﷺ کے ذریعے تم پر ہوا ہے) پس مسلمانوں کو چاہیے کہ اس پر خوشیاں منائیں"۔

اگر قل بفضل اللہ وبرحمتہ فلیفرحوا کہا جاتا تو بھی اس آیت میں مضمون اور مدعائے بیان مکمل تھا، لیکن "فبذلک" لاکر تکرار پیدا کیا گیا تاکہ کہیں باعث مسرت کسی اور چیز کو نہ ٹھہرا لیا جائے اور دھیان کسی اور طرف نہ چلا جائے۔ اس سے یہ بھی مقصود تھا کہ ان کی ولادت کے سبب جو نعمت کبریٰ تمہیں نصیب ہوئی ہے، خوشیاں منانے کا حکم دیتے ہوئے ہم تمہیں یہ نہیں کہتے کہ میرا شکر صرف سجدے کر کے بجا لاؤ، صرف روزوں کی صورت میں بجا لاؤ، صدقات و خیرات کر کے میری نعمتوں کا شکر بجا لاؤ، یہ سب طریقے بجا ہیں مگر یہ طریقے عام نعمتوں کے شکرانے کے لیے ہیں۔ اس پیکر رحمت کا تمہارے پاس آنا اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس نعمت کے توسط سے ہی تو ہم نے

بقیہ صفحہ نمبر 15

تذکرہ صالحات

انتخاب سیف اللہ یٰثمن البرہان انٹر نیشنل

امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی زائدہ نام کی ایک باندی تھی۔ ایک دن زائدہ حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آئی۔ اس نے سلام عرض کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا زائدہ اتنے دنوں کے بعد کیوں آئی ہو؟ حالانکہ تو فرمانبردار ہے اور میں تجھے پسند بھی کرتا ہوں۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ایک عجیب بات عرض کرنے کے لیے حاضر ہوئی ہوں۔ فرمایا وہ کیا بات ہے؟ اس نے کہا، صبح کے وقت میں لکڑیاں تلاش کر نے نکلی اور ایک گٹھڑ باندھ کر پتھر پر رکھا تاکہ اسے اٹھا کر سر پر رکھوں اتنے میں ایک سوار کو آسمان سے زمین پر اترتے دیکھا اس نے پہلے مجھے سلام کیا اور پھر کہا حضور اکرم ﷺ سے میرا سلام عرض کرنا اور کہنا کہ خازن جنت رضوان نے سلام پیش کیا ہے اور آپ کو بشارت دی ہے کہ جنت کو آپ کی کرامت کے لیے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک حصہ تو ان لوگوں کے لیے ہے جو بے حساب جنت میں داخل ہوں گے اور ایک حصہ ان لوگوں کے لیے ہے جن پر حساب آسان ہوگا۔ اور ایک حصہ ان لوگوں کے لیے ہے جو آپ کی سفارش اور آپ کے وسیلہ سے بخشے جائیں گے۔ یہ کہہ کر وہ سوار آسمان پر چڑھنے لگا پھر زمین و آسمان کے درمیان میری طرف رخ کرکے اس نے دیکھا میں لکڑی کا گٹھڑ اٹھا کر سر پر رکھنا چاہتی ہوں لیکن وہ مجھ سے اٹھایا نہیں جا رہا تھا۔ اس سوار نے کہا اے زائدہ اسے پتھر ہی پر رہنے دو۔ پھر پتھر سے کہا اے پتھر! اس گٹھے کو اس کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مکان تک پہنچا دے۔ پتھر نے ایسا ہی کیا۔ اور وہ پتھر گھر تک پہنچا گیا۔ نبی کریم ﷺ اٹھے اور اپنے صحابہ کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور پتھر کے آنے اور جانے کا نشان ملاحظہ فرمایا۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا الحمدللہ! خدا نے مجھے دنیا سے اس حال میں رخصت فرمایا ہے کہ رضوان کے ذریعہ میری امت کی بشارت مرحمت فرمائی اور میری امت میں سے ایک عورت جس کا نام زائدہ ہے اسے مریم سلام اللہ علیہا کے درجہ پر فائز کیا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آل رسول ﷺ کی ایک خادمہ تھی جوان کی خدمت بجالاتی تھی انہیں ''بریرہ'' کہا جاتا تھا، انہیں ایک آدمی ملا اور کہا: اے بریرہ اپنی چوٹی کو ڈھانپ کر رکھا کرو، بے شک محمد ﷺ تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس (خادمہ) نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی پس آپ ﷺ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے درآنحالیکہ آپ ﷺ کے دونوں رخسار مبارک سرخ تھے اور ہم (انصار کا گروہ)

اگر کوئی شخص قرض لے اور دینے کی نیت نہ ہو تو وہ چور ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے غصہ کو آپ ﷺ کے چادر کھینچنے اور رخساروں کے سرخ ہونے سے پہچان لیتے تھے، پس ہم نے اسے اٹھایا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ جو چاہتے ہیں ہمیں حکم دیں، پس اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! اگر آپ ہمیں ہماری ماؤں، باپوں اور اولاد کے بارے میں بھی کوئی حکم فرمائیں گے تو ہم ان میں بھی آپ ﷺ کے قول کو نافذ کریں گے۔ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا: میں کون ہوں؟ ہم نے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں لیکن میں کون ہوں؟ ہم نے عرض کیا: آپ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمام اولاد آدم علیہ السلام کا سردار ہوں، لیکن کوئی فخر نہیں، میں وہ پہلا شخص ہوں جس کی قبر شق ہوگی، لیکن کوئی فخر نہیں، اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس کے سر سے مٹی جھاڑی جائے گی، لیکن کوئی فخر نہیں اور میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والا ہوں لیکن کوئی فخر نہیں۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ میرا رحم (نسب وتعلق) فائدہ نہیں دے گا ایسا نہیں ہے جیسا وہ گمان کرتے ہیں۔ بے شک میں شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول بھی ہوگی۔ یہاں تک کہ جس کی میں شفاعت کروں گا وہ بھی یقیناً دوسروں کی شفاعت کرے گا اور اس کی بھی شفاعت قبول ہوگی یہاں تک کہ ابلیس بھی اپنی گردن کو شفاعت کی طمع کرتے ہوئے بلند کرے گا (کہ کسی طور اس کی شفاعت بھی کوئی کر دے)۔ اسے امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

نماز کے طبی اثرات

انتخاب: فیضان آمنہ

فجر

نماز فجر کے وقت سوتے رہنے سے معاشرتی ہم آہنگی پر اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ اجسام کائنات بندگی کی طاقت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ رزق میں کمی آجاتی ہے۔ چہرا بے رونق ہو جاتا ہے۔ لہٰذا مسلسل فجر قضا پڑھنے والا شخص بھی انہی لوگوں میں شامل ہے۔

ظہر

وہ لوگ جو مسلسل نماز ظہر چھوڑتے ہیں وہ بدمزاج اور بدہضمی سے دوچار ہوتے ہیں اس وقت کائنات زرد ہو جاتی ہے اور معدہ اور نظام انہضام پر اثر انداز ہوتی ہے۔ روزی تنگ کر دی جاتی ہے۔

عصر

اکثر نماز عصر چھوڑنے والوں کی تخلیقی صلاحیتیں کم ہو جاتی ہیں۔ اور عصر کے وقت سونے والوں کا ذہن کند ہو جاتا ہے اور اولاد بھی کند ذہن پیدا ہوتی ہے۔ کائنات اپنا رنگ بدل کر نارنجی ہو جاتی ہے اور یہ پورے نظام تولید پر اثر انداز ہوتی ہے۔

مغرب

مغرب کے وقت سورج کی شعاعیں سرخ ہو جاتی ہیں جنات اور ابلیس کی طاقت عروج پر ہوتی ہے۔ سب کام چھوڑ کر پہلے مغرب کی نماز ادا کرنی چاہیے۔ اس وقت سونے والوں کی کم اولاد ہوتی ہے یا ہوتی ہی نہیں اگر ہو جائے تو وہ نافرمان ہوتی ہے۔

عشاء

نماز عشاء چھوڑنے والے ہمیشہ پریشان رہتے ہیں۔ کائنات سیاہ ہو جاتی ہے اور ہمارے دماغ اور نظام اعصاب پر اثر کرتی ہے نیند میں بے سکونی اور برے خواب آتے ہیں۔ جلد بڑھاپا آجاتا ہے۔

نوٹ

بے نمازی کی دنیا ہے نہ ہی آخرت کیونکہ یہ ہماری شیطان کے ساتھ گہری دوستی اور ہمارے گناہ ہی ہیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ نہیں کرتے دیتے بیوقوف ہے وہ مسلمان جس کو پتہ بھی ہے کہ پہلا سوال نماز کا ہونا ہے پھر بھی وہ نماز قائم نہیں کرتا۔

جب جنت والے جہنم والوں سے سوال کریں گے کہ تمہیں کون سا عمل یہاں (جہنم میں) لے آیا تو وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔ (القرآن)

بچوں سے جھوٹ کی عادت کیسے چھڑائی جائے؟

تحریر: ڈاکٹر محمد طاہر القادری

سوال: بچوں سے جھوٹ کی عادت کیسے چھڑائی جائے؟

جواب: جھوٹ بولنا ایسی عادت ہے جسے ہر مذہب اور معاشرے میں برا سمجھا جاتا ہے۔ اسلام نے جھوٹ کو نہایت ہی گھناؤنا فعل بلکہ ہر برائی کی جڑ قرار دیا ہے اور ہر حال میں اس سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ بچے میں جھوٹ بولنے کی عادت کے ذمہ دار بڑی حد تک والدین اور دیگر اہل خانہ ہوتے ہیں اور یہ عادت چھڑانے کی ذمہ داری بھی والدین اور گھر کے باقی افراد پر عائد ہوتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ گھر کا ماحول جھوٹ سے پاک رکھا جائے۔ بڑوں کی کسی بات یا کسی عمل میں جھوٹ کا شائبہ تک نہ ہو۔ کسی واقعہ یا بات کو دلچسپ بنانے کے لیے اس میں ذرا بھی رنگ آمیزی نہ ہو۔ بچہ اگر جھوٹ بولتا ہے تو اس کے جھوٹ بولنے کے اسباب کا پتا لگایا جائے، نفسیاتی تجزیہ کیا جائے اور اسباب کی تشخیص کے بعد حسب حال تدبیر کی جائے۔

بچے کے دل میں یہ یقین پیدا کیا جائے کہ وہ ہر حال میں سچ بولے گا تو اسے کوئی سزا نہیں ملے گی۔ یہ یقین پیدا کرنے کے لیے اپنے مزاج میں تحمل اور ضبط پیدا کرنا ہوگا۔ اگر بچہ جرم کا اعتراف کرلے تو اسے سزا نہ دی جائے کیونکہ اعتراف جرم ہی اصلاح کا آغاز ہے۔ نیز ایسے موقع پر ڈانٹ ڈپٹ نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ بچے کو جب اعتماد اور تعاون ملے گا تو وہ آئندہ جھوٹ بولنا بھی چھوڑ دے گا۔

نیز والدین کو چاہیے کہ بچوں کو قرآنی تعلیمات اور حضور نبی اکرم ﷺ کی اخلاق سنوارنے والی پیاری پیاری باتیں بتائیں اور ہر معاملے میں سچ بولنے کے لیے رہنمائی فراہم کریں۔ بچوں کو ایسے اسلامی واقعات سنانے کا معمول بنالیں جن سے ان کو جھوٹ سے نفرت اور سچ بولنے کی ترغیب ملے تاکہ وہ زندگی میں ہمیشہ سچ کا دامن تھامے رکھیں اور جھوٹ سے ہر ممکن اجتناب کریں۔ بچوں کو ان قرآنی آیات سے آگاہ کیا جائے جن میں جھوٹ کی مذمت اور سچ بولنے کی ترغیب ملتی ہے۔

جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

''بے شک اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا جو حد سے گزرنے والا سراسر جھوٹا ہو''(۱)۔

''اور حق کی آمیزش باطل کے ساتھ نہ کرو اور نہ ہی حق کو جان بوجھ کر چھپاؤ''(۲)۔

''ہر بہتان تراشنے والے کذاب (اور) بڑے سیاہ کار کے لیے ہلاکت ہے''(۳)۔

اسی طرح احادیث مبارکہ سچ کے ضمن میں بچوں کی تربیت میں بہترین معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔ مثلاً:

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم

ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''بیشک سچائی، بھلائی کی طرف لے جاتی ہے اور بھلائی جنت کی طرف لے جاتی ہے، آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ صدیق ہو جاتا ہے اور جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم میں لے جاتے ہیں اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔(۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص جھوٹ کو باطل سمجھ کر ترک کرے گا اس کے لیے جنت کے اطراف میں محل تیار کیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتے اس کی بو کی وجہ سے اس آدمی سے ایک میل دور چلے جاتے ہیں۔

حوالہ جات

(۱) المومن، ۴۰: ۲۸ (۲) البقرۃ، ۲: ۴۲ (۳) الجاثیہ، ۴۵: ۷ (۴) بخاری، الصحیح، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالیٰ، ۵: ۲۲۶۱، رقم: ۵۷۴۳ (۵) ترمذی، السنن، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی المراء، ۴: ۳۵۸ (۶) ابن ماجہ، السنن، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی الصدق والکذب، ۴: ۳۴۸، رقم: ۱۹۷۲



بقیہ: تذکار شمائل مصطفیٰ ﷺ

انسانیت کو ساری نعمتیں عطا کیں، لہٰذا اس نعمت عظمیٰ کے ملنے کے موقع پر تم چراغاں بھی کرو، جشن بھی مناؤ، کھانے پکا کر غرباء و مساکین کو بھی کھلاؤ غرضیکہ جائز طریقے سے ہر وہ خوشی کرو جو دنیا میں کسی بھی مسرت کے موقع پر کر سکتے ہو۔ گویا اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات اپنے حبیب ﷺ کی نعمت عطا ہونے پر عید اور جشن کا ایسا سماں دیکھنا چاہتی ہے جو یہ ثابت کر دے کہ امت مسلمہ اپنے عظیم المرتبت نبی ﷺ کی ولادت باسعادت انتہائی جوش وخروش اور اہتمام کے ساتھ منا رہی ہے۔

حوالہ جات

(۱) النساء، ۴: ۸۰ (۲) التوبہ، ۹: ۱۲۳ (۳) الفتح، ۴۸: ۱۰ (۴) الانفال، ۸: ۱۷ (۵) النجم، ۵۳: ۳، ۴ (۶) النساء، ۴: ۱۴ (۷) التوبہ، ۹: ۱۲۸ (۸) التوبہ، ۹: ۵۹، ۷۴ (۹) دارمی، السنن، ۱: ۳۹، رقم: ۳۱ (۱۰) ترمذی، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب فی فضل النبی ﷺ، ۵: ۵۸۷، رقم: ۳۶۱۵ (۱۱) مسلم، الصحیح، کتاب الفضائل، باب تفضیل نبینا علی جمیع الخلائق، ۴: ۱۷۸۲، رقم: ۲۲۷۸ (۱۲) رازی، مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر)، ۷: ۱۱۷ (۱۳) القصص، ۲۸: ۷۶۔

عقیقہ کی دُعا

تحریر: محمد یونس اصلاحی

عقیقہ سے مراد وہ بکری یا بکرا ہے جو نو مولود بچے کی طرف سے ولادت کے ساتویں روز بطور صدقہ ذبح کیا جائے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''ساتویں روز بچے کا نام تجویز کیا جائے اور اس کا بال وغیرہ میل کچیل دور کیا جائے اور اس کی طرف سے عقیقہ کیا جائے''۔

جانور کو ذبح کرتے وقت قبلہ رخ لٹا دیجئے اور پہلے وہ دُعا پڑھیے جو قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے پڑھتے ہیں یعنی انی وجھت سے لک و منک تک بسم اللہ اللہ اکبر کہتے ہوئے تیز چھری جانور کے گلے پر پھیر دیجئے۔ اور دعا پڑھیے۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ .... تَقَبَّلْہُ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ دَمُھَا بِدَمِہٖ لَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ شَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ عَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ

خدایا! یہ عقیقہ ہے......... کا اس کو قبول فرما جس طرح تو نے اپنے حبیب محمد اور اپنے دوست ابراہیم علیہما السلام کی طرف سے قبول کیا۔ اس کا خون بچے کے خون کا فدیہ ہے، اس کا گوشت بچے کے گوشت کا فدیہ، اس کے بال بچے کے بال کا فدیہ ہیں اور اس کی ہڈیاں بچے کی ہڈیوں کا فدیہ ہیں'' (خدایا! اس کو قبول فرما جو لوگ وسعت رکھتے ہیں، وہ اپنی اولاد کی طرف سے ضرور صدقہ کریں، عقیقہ ایک مستحب صدقہ ہے، لڑکے کی طرف سے دو بکرے یا دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا یا بکری اور یہ بھی جائز ہے کہ لڑکے کی طرف سے بھی ایک ہی بکری کی جائے۔ البتہ جو لوگ وسعت نہیں رکھتے ان کے لیے ہرگز مناسب نہیں کہ وہ تنگ دستی کے باوجود عقیقہ کرنا ضروری تصور کریں اور زیر بار ہو کر اس فریضے کو انجام دیں۔

عقیقہ کا گوشت کچا بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ البتہ مستحب یہ ہے کہ پکا کر فقراء مساکین اور پڑوسیوں کے یہاں بھیجیں۔ اور اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو بھی کھلا سکتے ہیں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے عقیقہ کے موقع پر آپ ﷺ نے ہدایت دی کہ جانور کی ایک ٹانگ دایہ کو بھیج دو اور باقی تم خود کھاؤ اور کھلاؤ۔

(ابوداؤد)

(اقتباس: ادارب زندگی)







نظر بد کا علاج کیسے کیا جائے

انتخاب: ثناء جاوید

امام مسلم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے:

''ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نظر لگنا حق ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر کو کاٹ سکتی ہے تو یہی نظر بد ہی کاٹتی ہے''۔(۱)

صحیح مسلم میں ہی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بخار، نظر بد اور پھوڑے میں جھاڑ پھونک کی رخصت دی۔(۲)

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مری ہے:

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نظر لگنا حق ہے''(۳)

سنن ابی داؤد میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ''نظر بد کرنے والے کو وضو کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور نظر زدہ کو اس سے غسل کرنے کا حکم دیا جاتا ہے''(۴)

صحیح بخاری و مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے مجھے یا دوسروں کو نظر بد میں جھاڑ پھونک کرنے کا حکم دیا''(۵)

اور امام مالک رضی اللہ عنہ نے ابن شہاب سے اور انہوں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت کی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ:

''عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو غسل کرتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ اللہ کی قسم آج سے زیادہ کوئی عمدہ دن اور چمکتی جلد نہیں دیکھی، اتنے میں سہل تڑپنے لگے، حضرت عامر کے پاس حضور ﷺ تشریف لائے اور یہ دیکھ کر اس پر غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ کس بنیاد پر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی جان لے لیتا ہے، تم کو برکت نہ دی جائے، اسے غسل دو چنانچہ حضرت عامر نے ان کے چہرے، دونوں ہاتھ دونوں کہنیاں اور دونوں گھٹنے اور پیر کے اطراف اور شرمگاہ کو ایک پیالے میں دھلایا اور اسے ان کے اوپر بہایا تو سہل کو افاقہ ہوا اور چین کی سانس لی''۔(۶)

اور امام مالک رحمتہ اللہ علیہ اس حدیث کو بھی محمد بن ابو امامہ بن سہل سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں جس میں فرمایا کہ:

''نظر بد کا لگنا حق ہے تو اس سے وضو کرو''(۷)

عبدالرزاق نے عن معمر ابی طاؤس عن ابیہ کے واسطے سے ایک مرفوع حدیث بیان کی ہے:

''نظر بد لگنا حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر قابو پاتی تو نظر بد ہی قابو پاتی اگر تم میں سے کسی کو غسل کرنے کے لیے کہا جائے تو اسے غسل کرادو، اس حدیث کا موصول ہونا ہی صحیح ہے''۔

امام زہری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نظر بد لگانے والے کو ایک پیالہ پانی لانے کو کہا جائے گا، اس میں اس کی ہتھیلی داخل کی جائے اور اس میں کلی کرائے جائے اور اس کلی کے پانی کو پیالہ میں ڈالنے کو کہا جائے اور اس کا چہرہ پیالہ میں دھلایا جائے پھر اس کا بایاں ہاتھ برتن میں داخل کرایا جائے اور پانی کو اس کے دائیں گھٹنے پر بہایا جائے اس کے بعد دایاں ہاتھ داخل کرائیں اور اس کا پانی بائیں گھٹنے پر بہائیں پھر اس کی شرمگاہ دھلائی جائے اور پیالہ اب زمین پر نہ رکھا جائے، اس کے بعد نظر زدہ شخص کے پیچھے کی جانب سے اس کے سر پر یکبارگی پانی بہایا جائے۔(۸)

نظر بد دو قسم کی ہوتی ہے ایک نظر بد انسانی اور دوسری نظر بد شیطانی۔

چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انکے گھر میں ایک لونڈی کو دیکھا جس کے چہرے پر سیاہ دھبہ تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس پر جھاڑ پھونک کرو کیونکہ اس کو نظر بد لگ گئی ہے۔(۹)

حسین بن مسعود نے کہا کہ ''سفعۃ'' یہ شیطانی نظر ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس کو جو نظر بد لگتی ہے وہ شیطانی ہے۔ یہ نیزے کی انیوں سے بھی زیادہ تیز اثر دکھاتی ہے۔(۱۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی جاتی ہے:

''نظر بد انسان کو قبر تک اور اونٹ کو ہانڈی تک پہنچا دیتی ہے یعنی بالکل فنا کر دیتی ہے'' ابو سعید سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ شیطان اور انسان کے نظریہ سے پناہ مانگتے تھے(۱۲)

حوالہ جات

(۱) امام مسلم نے ۲۱۸۸ میں کتاب السلام باب الطب والرقی کے ذیل میں اس کی تخریج کی ہے۔(۲) امام مسلم نے ۲۱۹۶ میں کتاب السلام باب استحباب الرقیہ من العین والنملۃ والحمۃ کے تحت اس کو بیان کیا ہے۔ اور نظرۃ حمہ کو تخفیف کے ساتھ پڑھا گیا، جس کے معنی زہر کے ہوتے ہیں اور قریبی مفہوم کی وجہ سے اس کا اطلاق بچھو کے ڈنگ پر بھی ہوتا ہے کیونکہ ڈنک سے ہی زہر خارج ہوتا ہے اور نملہ پہلو میں نکلنے والے زخم کو کہتے ہیں۔(۳) بخاری نے ۱۰/۳، ۱۷ کتاب الطب باب العین حق کے تحت اور مسلم نے ۲۱۸۷ کتاب السلام باب الطب والمرض والرقی کے تحت اس کو ذکر کیا ہے۔ (۴) ابوداؤد نے ۳۸۸۰ میں کتاب الطب باب ما جاء فی العین کے تحت اس کو نقل کیا، اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور اس کی اسناد بھی صحیح ہے۔(۵) بخاری نے ۱۰/۱۶۹، ۱۷۰ میں کتاب الطب باب رقیۃ العین کے تحت اور مسلم نے ۲۱۹۵ میں کتاب السلام باب استحباب الرقیۃ من العین والنملۃ والحمۃ والنظرۃ کے تحت اس کا ذکر کیا ہے۔(۶) امام مالک نے موطا ۲/۹۳۸ کے کتاب العین کے شروع میں اس کو بیان کیا ہے۔ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں (۷) امام مالک نے موطا ۲/۹۳۸ میں اور ابن ماجہ نے ۳۵۰۹ میں اس کو بیان کیا اور احمد نے ۳/۴۸۶، ۳/۴۸۷ میں زہری کے واسطے سے بیان کیا اسعد نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت کیا کہ ان کے باپ نے اس حدیث

بقیہ: صفحہ نمبر 29

جنازہ لیکر کیسے چلا جائے؟

تحریر: منیر احمد یوسفی

جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے ہر شخص کو چاہئے کہ عبادت میں کوتاہی نہ کرے اور حضور سید المرسلین ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا۔

(جوہرہ)

مسئلہ: سنت یہ ہے کہ چار اشخاص جنازہ اٹھائیں ایک ایک شخص ایک ایک پایہ لے اور اگر صرف دو شخصوں نے جنازہ اٹھایا ایک سرہانے اور ایک پائنتی تو بلا ضرورت مکروہ ہے اور ضرورت سے ہو مثلاً جگہ تنگ ہو تو حرج نہیں۔

(عالمگیری)

مسئلہ: سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے اور پوری سنت یہ کہ پہلے دہنے سرہانے کندھا دے پھر دہنی پائنتی پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کل چالیس قدم ہوئے کہ حدیث شریف میں ہے جو چالیس قدم جنازہ لے کر چلے یا اٹھا کر چلے (تو اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیے جائیں گے)۔ نیز حدیث شریف میں ہے جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ عزوجل اس کی حتمی مغفرت فرما دے گا۔

(جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ: جنازہ لے کر چلنے میں چار پائی کو ہاتھ سے پکڑ کر کندھے پر رکھے۔ اسباب کی طرح گردن یا پیٹھ پر لادنا مکروہ ہے۔ چوپایہ پر جنازہ لادنا بھی مکروہ ہے۔ ٹھیلے پر لادنے کا بھی یہی حکم ہے۔

(عالمگیری، غنیہ، درمختار)

مسئلہ: بڑے بڑے شہروں میں قبرستان میت کے گھر سے بہت دور پڑتا ہے اور نمازیوں کا پیدل چلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ جس کے باعث میت کے لیے گاڑیوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس میں میت اور مقتدی بآسانی قبرستان یا مقام جنازہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ: چھوٹا بچہ شیر خوار یا ابھی دودھ چھوڑا ہو یا اس سے بڑا، اس کو اگر ایک شخص ہاتھوں پر اٹھا کر لے چلے تو حرج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے رہیں اور اگر کوئی شخص سواری پر ہو اور اتنے چھوٹے جنازہ کو ہاتھ پر لیے ہو جب بھی حرج نہیں اور اس سے بڑا مردہ ہو تو اس کو چار پائی پر لے جائیں۔

(غنیہ، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ: عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا ناجائز ممنوع ہے اور نوحہ کرنے والی کا ساتھ ہونا سخت منع ہے۔ اگر نہ مانے تو اس کی وجہ سے جنازہ کے ساتھ جانا نہ چھوڑا جائے کہ اس کے ناجائز فعل سے یہ

سنت کیوں ترک کرے بلکہ دل سے اسے برا جانے اور شریک ہو۔

(درمختار، صغیری)

مسئلہ: اگر عورتیں جنازہ کے پیچھے ہوں اور مرد کو یہ اندیشہ ہو کہ پیچھے چلنے سے عورتوں کا یہ اختلاط ہو گا یا ان میں کوئی نوحہ کرنے والی ہو تو ان صورتوں میں مرد کو آگے چلنا بہتر ہے۔

(درمختار، ردالمختار)

مسئلہ: جنازہ لے کر چلنے میں سرہانہ آگے ہونا چاہیے اور جنازہ کے ساتھ آگ لے جانے کی ممانعت ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ: جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو سکوت کی حالت میں ہونا چاہیے۔ موت اور احوال و اہوالِ قبر کو پیش نظر رکھیں۔ دنیا کی باتیں نہ کریں، نہ ہنسیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو جنازہ کے ساتھ ہنستے دیکھا، فرمایا: "تو جنازہ میں ہنستا ہے تجھ سے کبھی کلام نہ کروں گا" اور ذکر کرنا چاہیں تو دل میں کریں۔ بلحاظ حال زمانہ اب علماء نے ذکر جہر کی بھی اجازت دی ہے۔

(صغیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ: جنازہ جب تک رکھا نہ جائے بیٹھنا مکروہ ہے اور رکھنے کے بعد بے ضرورت کھڑا نہ رہے اور اگر لوگ بیٹھیں ہوں اور نماز کے لیے وہاں جنازہ لایا گیا تو جب تک رکھا نہ جائے کھڑے نہ ہوں۔ یوں ہی اگر کسی جگہ بیٹھے ہوں اور وہاں سے جنازہ گزرا تو کھڑا ہونا ضروری نہیں ہاں جو شخص ساتھ جانا چاہتا ہے وہ اٹھے اور جائے جب جنازہ رکھا جائے تو یوں نہ رکھیں کہ قبلہ کو پاؤں ہوں یا سر بلکہ شمالاً جنوباً رکھیں کہ دائیں کروٹ قبلہ شریف کو ہو۔

(عالمگیری)

میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار یا کسی نیک شخص کی ہو تو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ: جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو اسے بغیر نماز پڑھے واپس نہ ہونا چاہیے اور نماز کے بعد اولیائے میت سے اجازت لے کر واپس ہو سکتا ہے یا بغیر اجازت کے بھی کیونکہ دفن کے بعد اولیائے میت سے اجازت کی ضرورت نہیں۔

(عالمگیری)

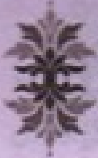
مسئلہ: جنازہ تیار ہے جانتا ہے کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز ہو جائے گی تیمم کرکے پڑھے۔

مسئلہ: امام طاہر نہ تھا نماز پھر پڑھیں اگرچہ مقتدی طاہر ہوں کہ جب امام کی نماز نہ ہوئی تو کسی کی نہ ہوئی اور اگر امام طاہر تھا اور مقتدی بلا طہارت تو اعادہ نہ کیا جائے کہ اگرچہ مقتدیوں کی نہ ہوئی مگر امام کی تو ہو گئی۔ یونہی اگر عورت نے نماز پڑھائی اور مردوں نے اس کی اقتداء کی تو لوٹائی نہ جائے کہ اگرچہ مردوں کی اقتداء صحیح نہ ہوئی مگر عورت کی نماز تو ہو گئی وہ کافی ہے اور نماز جنازہ کی تکرار جائز نہیں۔

(ردالمختار)

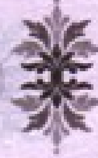
مسئلہ: نماز جنازہ سواری پر پڑھی تو نہ ہوئی۔ امام کا بالغ ہونا شرط ہے۔ خواہ امام مرد ہو یا عورت، نابالغ نے نماز پڑھائی تو نہ ہوئی۔

(درمختار، عالمگیری)





بلاوجہ طلاق طلب کرنے کی ممانعت



حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ ”جو عورت اپنے خاوند سے بغیر کسی وجہ سے طلاق طلب کرے گی اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے“۔(۱)

شرح حدیث

”اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ جنت سے روک دی جائے گی اور یہ حدیث وعید کی نہج اور تہدید میں مبالغہ کے طور پر استعمال ہوئی ہے یا اس سے مراد یہ ہے کہ ایک موقع پر جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گی یعنی جب نیک لوگ ابتداء میں جنت کی خوشبو سونگھیں گے تو اسے یہ نعمت نصیب نہ ہو گی یا مطلب یہ ہے کہ بالکل جنت کی خوشبو نہ سونگھے گی۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”یہ بھی ممکن ہے کہ اس پر جنت کی خوشبو حرام کر دی جائے اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو جائے“۔

کسی کو طلاق دلوانے کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور انور ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ عورت کی شادی پھوپھی یا خالہ کے خاوند سے کروائی جائے (اور اس بات سے بھی منع کیا کہ) کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ اس کے حصہ سے سیراب ہو، بیشک اللہ تعالیٰ رزق دینے والا ہے“۔(۲)

شرح حدیث

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ ”شرح صحیح مسلم“ میں فرماتے ہیں:

”اس حدیث میں حضور ﷺ نے اجنبی عورت کو اس بات سے منع کیا کہ وہ خاوند سے اس کی بیوی کی طلاق کا مطالبہ کرے اور اسے اس بات کی دعوت دے کہ مجھ سے شادی کرے تاکہ مطلقہ عورت کا نفقہ، سہولت، ازدواجی معاشرت اور دوسری نعمتیں اسے حاصل ہو جائیں، اس حدیث میں مذکورہ بہن سے مراد عام ہے خواہ نسبی بہن ہو یا مسلمان ہو یا کافرہ۔ واللہ اعلم“

(۱) حسن: رواہ ابو داؤد (۲۲۲۶) والترمذی (۱۱۸۷) وابن ماجہ (۲۰۵۵)؛
(۲) صحیح: رواہ مسلم (۱۴۰۸)

(اقتباس از: خواتین کو رسول اللہ ﷺ کی پچاس نصیحتیں)



زبان کے رنگ ہزار

منفرد انسانی عضو کا دلچسپ قصہ

بعض لوگ بہت کم گو ہوتے ہیں، یوں کہہ لیجئے کہ ایسے لوگ بولنے میں ''کنجوسی'' کرتے ہیں۔ ان سے کہیں کہ آپ بولتے کیوں نہیں تو وہ مختصر جواب دیتے ہیں بھیا! ہم بولے گا تو بولو گے کہ بولتا ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ خاموش لوگ جب اپنی مرضی سے بولیں تو بقول شخصے اس انداز میں بولتے ہیں گویا مردہ کفن پھاڑ کر گفتگو کر رہا ہے۔

یہ حقیقت ہے اور بزرگوں سے سنا بھی ہے کہ زبان میں ہڈی نہیں ہوتی۔ اس میں بے انتہا لچک ہوتی ہے۔ اسی لیے یہ بہت جلد بلکہ اکثر و بیشتر پھسل جاتی ہے۔ صبح کو جب انسان نیند سے بیدار ہو تو اس کے اعضاء و جوارح حرکت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے زبان اپنے افعال انجام دینا شروع کرتی ہے۔ شوہر حضرات کی زبان صبح کو گفتگو کی ''بونی'' کرتی ہے تو عموماً ''چائے اور بیگم'' کے ساتھ اور لاحقے کا حامل کوئی جملہ زبان سے ادا کیا جاتا ہے۔ اگر مکمل جملہ ادا کرنے کی ہمت نہ بھی ہو تو ''بیگم، چائے'' سے ہی کام چل جاتا ہے کیونکہ ان دو لفظوں میں تمام معانی و مفاہیم موجود ہوتے ہیں۔

ہم اکثر زبان چلانے سے پہلے زبان کو سمجھاتے ہیں کہ دیکھو سیدھی بات کرنی ہے، الٹی نہیں کرنی اور ہر الٹی سیدھی بات سے بچنا ہے۔ جھگڑا بھی نہیں کرنا۔ اگر ایسا کیا تو خطا تمہاری ہوگی اور سزا ہمیں ملے گی لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس زبان سے بدزبانی ہو جاتی ہے۔ اگر آپ عمر میں یا مرتبے میں یا معیار میں چھوٹے ہوں تو بدزبانی پر ایک آدھ تھپڑ تو پڑ ہی جاتا ہے۔ زبان کو قابو میں رکھنے کے ہمارے منہ میں 32 دانت پہرے کے طور پر موجود ہوتے ہیں پھر بھی زبان اپنی کارستانیوں سے باز نہیں آتی۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ 32 پہرے دار حیرت زدہ رہ جاتے ہیں اور ''زبان دار'' شخص اپنی انگلی ان کی خدمت میں پیش کر دیتا اور ''انگشت بدنداں'' کے زمرے میں شامل ہو جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ زبان سے نکلے ہوئے الفاظ اور کمان سے نکلا ہوا تیر واپس نہیں آتے۔ زبان وہ وحشی درندہ ہے جسے قابو میں رکھنا بہت مشکل کام ہے۔ اسی لیے خاموشی کو عقل مندی کہا جاتا ہے۔ اسے صاحبان علم کے لیے زیور اور جاہلوں کے واسطے پردہ کہا گیا ہے۔ زبانوں کی کئی قسمیں ہیں۔ ان میں کالی زبان، لمبی زبان،، میٹھی زبان، تیکھی زبان، بدزبان، قینچی کی طرح چلنے والی زبان وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ انگریزی، چینی، عربی اور اردو وغیرہ بھی زبان کے زمرے میں ہی آتی ہیں۔

کچھ لوگ الفاظ کا چناؤ بڑے اچھے انداز میں کرتے ہیں۔ شاید انہیں کتابیں پڑھنے کی بہت عادت ہوتی ہے۔ کچھ لوگ زبان دانی گلی محلوں سے بھی سیکھتے ہیں۔

لیکن میرے خیال میں زبان چلانے سے بہتر ہے خاموشی، یہ وہ ہتھیار ہے جس سے بڑے بڑے لوگ گھائل ہو جاتے ہیں اور دوسرے کو ڈھیر کرنے کے لیے آپ کو لب ہلانے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ دوسرا بول بول کر یا تو خود خاموش ہو جاتا ہے اور یا پھر شرمندہ کہ میں نے اتنا کچھ کہہ دیا، یہ تو بولتا ہی نہیں۔ لیکن جب تک آپ بولتے نہیں، کسی کو یہ پتا نہیں چل سکتا کہ آپ کتنے پانی میں ہیں۔

ہمارے بزرگوں نے کہا کہ دوسروں کو بولنے کا موقع دیں کیونکہ جب دوسرے بولتے ہیں تو اسی وقت ان کی شخصیت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ جاہل آدمی اگر عالموں کی محفل میں بیٹھا ہو تو اسے بھی عالم ہی سمجھا جاتا ہے اور یہ بات طے شدہ ہے کہ لوگ زیادہ بولنے والے پر توجہ نہیں دیتے۔ انسان کو ہمیشہ با مقصد اور بامعنی بات کرنی چاہیے اور ایسی باتیں عالموں سے سن کر یا کتابیں پڑھنے کے بعد ہی کی جاسکتی ہیں۔ یہ بھی درست ہے کہ جب آدمی کو بامقصد باتیں کرنے کی عادت ہو جائے تو وہ خاموش رہنا شروع کر دیتا ہے۔ جیسے انسان کو زندہ رہنے کے لیے اناج کا ذخیرہ جمع کرنا پڑتا ہے اسی طرح بامقصد الفاظ کا ذخیرہ جمع کرنا پڑتا ہے۔ الفاظ کا ذخیرہ ذہین و فطین لوگوں کی لکھی کتابوں، اخبارات اور میگزین پڑھنے سے ہی ذہن میں جمع ہوتا ہے۔ مثال ہے کہ پہلے تولو پھر بولو۔ کچھ لوگ بولنے کے لیے احتیاط سے کام لیتے ہیں تاکہ لوگ انہیں اچھے لفظوں میں یاد رکھیں لیکن کچھ لوگ اندھا دھند بولتے نظر آتے ہیں۔ زبان کو کسی بے لگام گھوڑے کیطرح دوڑاتے ہیں زبان میں ہڈی نہیں، اسی لیے شاید وہ بڑی تیز چلتی ہے ورنہ اتنا بولنے پر شاید ہڈی ٹوٹنے کا خدشہ ہوتا۔

زبان کی ایک قسم وہ ہے جو ہمارے اکثر سیاست دانوں کے منہ میں ہوتی ہے۔ یہ وہ سیاست دان ہیں جو لوگوں سے ووٹ لینے کے لیے ان کے مسائل حل کرنے کی خاطر اپنی زبان دیتے اور وعدے پورے کرنے کی یقین دہانی کراتے ہیں۔ اقتدار کی کرسی پر براجمان ہونے کے بعد وہ اسی زبان سے مکرنے کا کام انجام دیتے ہیں۔ یوں یہ زبان کچھ بھی کر گزرنے اور پل بھر میں مکرنے کی ماہر ہوتی ہے۔ اسے ہم اپنی آسانی کے لیے "سیاسی زبان" بھی کہہ سکتے ہیں۔

سرما بڑا دل فریب موسم ہے جو ہماری صحت پر بڑے

بقیہ: ورکنگ کلاس کو کیسے تنگ کیا جائے

تھا۔ اب کوئی بھی ہنسی خوشی نہیں رہتا تھا بلکہ سب غمگین تھے۔ جب یہ رپورٹس شیر تک پہنچیں کہ چیونٹی کی پیداوار میں پہلے کی نسبت خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے تو شیر نے ایک اچھی پرسنیلٹی والے الو کو اپنا مشیر بنایا اور اس کو حکم دیا کہ وہ پروڈکشن میں کمی کی وجوہات کا پتہ لگائے اور ان وجوہات کا کوئی راہ حل بتائے۔

اس کام میں الو نے مہینے لگائے اور کئی جلدوں پر مشتمل ایک رپورٹ تیار کی اور اس نتیجے پر پہنچا کہ مشکلات کی اصل وجہ ورکرز کی زیادہ تعداد۔ لہذا ورکرز کی تعداد کو کم کیا جائے اسی بناء پر شیر نے حکم دیا کہ چیونٹی کو نوکری سے نکال دیا جائے، کیونکہ چیونٹی میں اب کام کرنے کا جذبہ باقی نہیں رہا۔

ورکنگ کلاس کو کیسے تنگ کیا جاتا ہے

انتخاب: زاہدہ پروین

ایک چھوٹی سی چیونٹی کی کہانی!

جو ہر روز صبح سویرے اپنے کام پر جاتی تھی اور فوراً ہی اپنا کام شروع کر دیتی تھی۔ چیونٹی بہت محنت سے کام کرتی تھی۔ اس کی پروڈکشن بھی بہت زیادہ تھی۔ اور وہ اپنے کام سے خوش بھی تھی۔

جنگل کا بادشاہ شیر چیونٹی کے کام سے بہت حیران تھا، کیونکہ وہ بغیر کسی آفیسر کے کام کرتی تھی۔ شیر نے سوچا اگر چیونٹی بغیر کسی آفیسر کے اپنی پیداوار حاصل کر رہی ہے تو اگر وہ کسی آفیسر کی ماتحتی میں کام کرے تو اس کی پروڈکشن اس سے کئی گنا زیادہ ہو جائے گی۔ اس لیے شیر نے ایک لال بیگ کو جو کہ آفس کا تجربہ رکھتا تھا اور رپورٹ لکھنے میں بہت مشہور تھا، چیونٹی پر آفیسر کے عنوان سے تعینات کر دیا۔

لال بیگ نے چیونٹی پر کنٹرول رکھنے کی خاطر کام کی جگہ پر اس کے آنے اور جانے کے وقت کو نوٹ کرنے والا ایک بورڈ لگا دیا۔ لال بیگ کو ایک اور مددگار کی ضرورت تھی جو کہ رپورٹس کو ٹائپ کرے، اس لیے لال بیگ نے اس کام کے لیے اور ٹیلیفونز کے جواب دینے نیز فائلوں کو آرکائیوز کرنے کے لیے ایک مکڑی کو تعینات کر دیا۔

شیر لال بیگ کے کام سے خوش تھا۔ شیر نے اس سے کہا کہ ایک گراف بنائے جس میں چیونٹی کی بڑھتی ہوئی پروڈکشن کی شرح درج ہو، جس کو میں جنگل کے باقی دوستوں کے سامنے پیش کروں۔ لال بیگ نے اس کام کے لیے ایک عدد کمپیوٹر اور پرنٹر خریدا اور اس نے اس جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کیلئے ایک عدد مکھی کو بھی ہائر کر لیا۔

چیونٹی جو کہ کبھی بہت پر سکون ہو کر اپنا کام کرتی تھی۔ اب آئے روز کی میٹنگز اور کاغذی کارروائی میں اس کا ٹائم ضائع ہونے لگا، جس سے اس کے اندر بیزاری پیدا ہونے لگی۔ شیر اس نتیجے پر پہنچا کہ ایک داخلی آفیسر تعینات کرے، جو اس جگہ نظارت کرے، جہاں چیونٹی کام کرتی تھی اور یہ پوسٹ ایک ٹڈی کو دے دی گئی۔ ٹڈی نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ اپنے کام کرنے کی جگہ کے لیے ایک کارپٹ اور ایک کرسی خریدی اسی طرح ٹڈی کو اپنے کام کیلئے ایک کمپیوٹر اور ہیلپر کی ضرورت تھی جو کہ اس نے سابقہ جاب والی جگہ سے منگوا لئے تا کہ بجٹ کی ترتیب اور مینجمنٹ کا کام آسانی سے انجام دے سکے۔

جس ماحول میں چیونٹی کام کر رہی تھی اب جذبات سے خالی ہو چکا تھا اب اس میں کوئی جوش و خروش باقی نہیں رہا

بقیہ: صفحہ نمبر 23



سوچنے کا انداز

انتخاب: الویہ فاطمہ



ایک مشہور مصنف نے اپنے مطالعے کے کمرے میں قلم اٹھایا اور کاغذ پر لکھا! گزشتہ برس میرا آپریشن ہوا اور پتا نکال دیا گیا، بڑھاپے میں ہونے والے اس آپریشن کی وجہ سے مجھے کئی ہفتے تک بستر کا ہو کر رہنا پڑا۔

اسی سال ہی میری عمر ساٹھ سال ہوئی اور مجھے اپنی پسندیدہ اور اہم ترین ملازمت سے سبکدوش ہونا پڑا۔ میں نے نشرو اشاعت کے اس ادارے میں اپنی زندگی کے تیس قیمتی سال گزارے تھے۔

اسی سال ہی مجھے اپنے والد صاحب کی وفات کا صدمہ اٹھانا پڑا۔ اسی سال ہی میرا بیٹا میڈیکل کے امتحان میں فیل ہو گیا۔ وجہ اس کی کار کا حادثہ تھا جس میں زخمی ہو کر اسے کئی ماہ تک پلستر کرا کر گھر میں رہنا پڑا۔ کار کا تباہ ہو جانا علیحدہ سے نقصان تھا۔

صفحے کے نیچے اس نے لکھا! آہ یہ کیا ہی برا سال تھا۔

مصنف کی بیوی کمرے میں داخل ہوئی تو دیکھا کہ اس کا خاوند غمزدہ چہرے کے ساتھ خاموش بیٹھا خلاؤں میں گھور رہا تھا۔ اس نے خاوند کی پشت کے پیچھے کھڑے کھڑے ہی کاغذ پر یہ سب کچھ لکھا دیکھ لیا۔ خاوند کو اس کے حال پر چھوڑ کر خاموشی سے باہر نکل گئی۔

کچھ دیر بعد کمرے میں واپس لوٹی تو اس نے ایک کاغذ تھامے رکھا تھا۔ جسے لا کر اس نے خاموشی سے خاوند کے لکھے کاغذ کے برابر رکھ دیا۔ خاوند نے کاغذ دیکھا تو اس پر لکھا تھا۔ گزشتہ سال میں آخر کار مجھے اپنے پتے کے درد سے نجات مل گئی جس میں میں سالوں کرب میں مبتلا رہا۔ میں اپنی پوری صحت مندی اور سلامتی کے ساتھ ساٹھ سال کا ہو گیا۔ سالوں کی ریاضت کے بعد مجھے اپنی ملازمت سے ریٹائرمنٹ ملی ہے تو میں مکمل یکسوئی اور راحت کے ساتھ اپنا وقت کچھ بہتر لکھنے کیلئے استعمال کر سکوں گا۔

اسی سال میرے والد صاحب پچاسی سال کی عمر میں بغیر کسی پر بوجھ بنے اور بغیر کسی بڑی تکلیف اور درد کے آرام کے ساتھ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

اسی سال اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے کو ایک نئی زندگی عطا فرمائی اور ایسے حادثے میں جس میں کار تباہ ہو گئی تھی مگر میرا بیٹا کسی معذوری سے بچ کر زندہ سلامت رہا۔

آخر میں مصنف کی بیوی نے یہ فقرہ لکھ کر تحریر مکمل کر دی تھی کہ: "وہ ایسا سال" جسے اللہ نے رحمت بنا کر بھیجا اور بخیر و خوبی گزرا۔

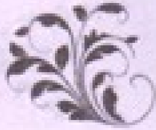
ملاحظہ کیجئے! بالکل وہی حوادثات اور بالکل وہی احوال لیکن ایک مختلف نقطہ نظر سے۔

بالکل اسی طرح اگر، جو کچھ ہوا گزر رہا ہے، اسے اس نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شاکر بن جائیں گے۔



اُستاد اور شاگرد

انتخاب: شفاعت علی سجاد



ملاجیون رحمتہ اللہ علیہ ہندوستان کے مغل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے استاد تھے۔

اورنگ زیب اپنے استاد کا بہت احترام کرتے تھے۔ اور استاد بھی اپنے شاگرد پر فخر کرتے تھے جب اورنگ زیب ہندوستان کے بادشاہ بنے تو انہوں نے اپنے غلام کے ذریعے استاد کو پیغام بھیجا کہ وہ کسی دن دہلی تشریف لائیں اور خدمت کا موقع دیں۔

اتفاق سے وہ رمضان کا مہینہ تھا اور مدرسہ کے طالب علموں کو بھی چھٹیاں تھیں۔ چنانچہ انہوں نے دہلی کا رخ کیا۔ استاد اور شاگرد کی ملاقات ہوئی استاد کو اپنے ساتھ لیکر اورنگ زیب شاہی قلعے کی طرف چل پڑے۔ رمضان کا سارا مہینہ استاد اور شاگرد نے اکٹھے گزارا۔ عید کی نماز اکٹھے ادا کرنے کے بعد ملا جیون نے واپسی کا ارادہ ظاہر کیا۔

بادشاہ نے جیب سے چونی نکال کر اپنے استاد کو پیش کی استاد نے بڑی خوشی سے نذرانہ قبول کیا اور گھر کی طرف چل پڑے۔ اس کے بعد اورنگ زیب دکن کی لڑائیوں میں اتنا مصروف ہوئے کہ چودہ سال تک دہلی آنا نصیب نا ہوا۔ جب وہ واپس آئے تو وزیر اعظم نے بتایا کہ ملا احمد جیون بہت بڑے زمیندار بن چکے ہیں۔ اگر اجازت ہو تو لگان وصول کیا جائے۔ یہ سن کر اورنگ زیب حیران رہ گئے کہ ایک غریب استاد کس طرح زمیندار بن سکتا ہے۔ انہوں نے ایک خط لکھا اور ملنے کی خواہش ظاہر کی ملا احمد جیون رحمتہ اللہ علیہ پہلے کی طرح رمضان میں تشریف لائے۔ اورنگ زیب نے بڑی عزت کے ساتھ انہیں اپنے پاس ٹھہرایا۔ ملا احمد جیون کا لباس بات چیت اور طور طریقے پہلے کی طرح سادہ تھے اس لیے بادشاہ ان سے بڑا زمیندار بننے کے بارے میں پوچھنے کا حوصلہ جتا نا پائے۔

ایک دن ملا جیون کہنے لگے آپ نے جو چونی دی تھی وہ بڑی بابرکت تھی۔ میں نے اس سے بنولہ خرید کر کپاس کاشت کی خدا عزوجل نے اس میں اتنی برکت دی کہ چند سالوں میں سینکڑوں سے لاکھوں ہو گئے۔

اورنگ زیب یہ سن کر بہت خوش ہوا اور مسکرا کر کہا اگر اجازت ہو تو چونی کی کہانی سناؤں؟ ملا صاحب نے کہا ضرور سنائیں اورنگ زیب نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ چاندنی چوک کے سیٹھ "اتم چند" کو فلاں کھاتے کے ساتھ پیش کرو۔ سیٹھ اتم چند ایک معمولی بنیا تھا۔ اسے اورنگ زیب کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ ڈر کے مارے کانپ رہا تھا اورنگ زیب نے نرمی سے کہا۔ آگے آجاؤ اور بغیر کسی گھبراہٹ کے کھاتہ کھول کر خرچ کی تفصیل بیان کرو۔

سیٹھ اتم چند نے کھاتہ کھولا اور تاریخ اور خرچ کی تفصیل بیان کرنے لگا۔

ملا احمد جیون اور اورنگ زیب خاموشی سے سنتے رہے۔ایک جگہ آکر سیٹھ رک گیا۔ یہاں خرچ کے طور پر چونی درج تھی لیکن اس کے سامنے لینے والے کا نام نہیں تھا۔ اورنگ زیب نے نرمی سے پوچھاہاں بتاؤ یہ چونی کہاں گئی؟

اتم چند نے کھاتہ بند کیا اور کہنے لگا اگر اجازت ہوتو دردبھری داستان عرض کروں؟

بادشاہ نے کہا! اجازت ہے۔ اس نے کہا! اے بادشاہ وقت ایک رات موسلا دھار بارش ہوئی میرا مکان ٹپکنے لگا مکان نیا نیا بنا تھا اور تمام کھاتے کی تفصیل بھی اسی مکان میں تھی میں نے بہت کوشش کی مگر چھت ٹپکتا رہا۔ میں نے باہر جھانکا تو ایک آدمی لالٹین کے نیچے کھڑا نظر آیا۔ میں نے مزدور خیال کرتے ہوئے پوچھا، اے بھائی مزدوری کروگے؟ وہ بولا کیوں نہیں۔ وہ آدمی کام پر لگ گیا اس نے تقریباً تین چار گھنٹے کام کیا جب مکان ٹپکنا بند ہوگیا۔ تو اس نے اندر آکر تمام سامان درست کیا۔ اتنے میں صبح کی اذان شروع ہوگئی۔ وہ کہنے لگا۔ سیٹھ صاحب آپ کا کام مکمل ہوگیا ہے مجھے اجازت دیجئے۔ میں نے اسے مزدوری دینے کی غرض سے جیب میں ہاتھ ڈالا تو ایک چونی نکلی۔ میں نے اس سے کہا: اے بھائی! ابھی میرے پاس یہی چونی ہے یہ لے لو، اور صبح دکان پر آنا مزدوری مل جائے گی۔ وہ کہنے لگا یہی چونی کافی ہے میں پھر حاضر نہیں ہوسکتا۔ میں اور میری بیوی نے اس کی بڑی منتیں کیں۔ لیکن وہ نا مانا۔ اور کہنے لگا دیتے ہوتو یہ چونی دے دو ورنہ رہنے دو۔ میں نے مجبور ہوکر چونی دے دی اور وہ لے کر چلا گیا۔ اس بات کو آج 15 برس بیت گئے ہیں مگر وہ آج تک نہ مل سکا میرے دل نے مجھے بہت ملامت کی کہ اسے روپیہ نہ سہی اٹھنی دے دیتا۔

اس کے بعد اتم چند نے بادشاہ سے اجازت چاہی اور وہ چلا گیا۔ بادشاہ نے ملا صاحب سے کہا یہ وہی چونی ہے۔ کیونکہ میں اس رات بھیس بدل کر گیا تھا تاکہ رعایا کا حال معلوم کرسکوں۔ سو میں نے مزدور کے طور پر وہاں کام کیا۔

ملا صاحب خوش ہوکر کہنے لگے۔ مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ یہ چونی میرے ہونہار شاگرد نے اپنی محنت سے کمائی ہوگی اورنگ زیب نے کہا: جی ہاں واقعی

اصل بات یہ ہے کہ میں نے شاہی خزانہ سے اپنے لیے کبھی ایک پائی بھی نہیں لی۔ ہفتے میں دو دن ٹوپیاں بناتا ہوں۔ دو دن مزدوری کرتا ہوں میں خوش ہوں کہ میری وجہ سے کسی ضرورت مند کی ضرورت پوری ہوئی یہ سب آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

(بحوالہ: تاریخ اسلام کے دلچسپ واقعات)

پیاس

"محکمہ موسمیات نے شہر میں شدید گرمی کی اطلاع دی ہے۔ اگلے ہفتے لو چلے گی۔ ہمیں بچاؤ کے لیے کیا کرنا چاہیے؟" ٹیچر نے کلاس میں بچوں سے سوال کیا۔ "سب کو اپنے اے سی ٹھیک کروا لینے چاہئیں۔" بچہ بولا۔ "ہم فریج اور ڈیپ فریز رصاف کرلیں۔ تاکہ ٹھنڈا پانی اور کولڈ رنک انجوائے کریں۔" بچی مسکرا کر بولی۔ "اسکول کو ایک ہفتے کے لیے بند کردینا چاہیے" چنٹو نے چیک کر مشورہ دیا۔ "آپ کیا کریں گی انابیہ" ٹیچر نے میری بیٹی سے پوچھا۔ "میں چھت اور بالکونی میں پرندوں کے لیے پانی کا انتظام کروں گی"۔



گڑ اور مونگ پھلی سے لذیذ اور غذائیت سے بھرپور مٹھائی بنائیے

بشکریہ عبقری

لوگ سردیوں میں سب سے زیادہ اس میوے سے لطف اندوز ہوتے ہیں خصوصاً بچوں کی من پسند غذا ہوتی ہے۔ بظاہر ہر جگہ نظر آنے اور گلی گلی بکنے کے باعث یہ ایک معمولی چیز تصور کی جاتی ہے لیکن امریکہ سمیت، بہت سے یورپین ممالک میں اسے خاص طور پر اہمیت دی جاتی ہے۔

ہر سال اللہ تعالیٰ کے نظام کے مطابق زمین گردش کرتے ہوئے سورج سے مخصوص فاصلے پر پہنچ جاتی ہے جس سے زمین کا درجہ حرارت کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ موسم کی اس تبدیلی کے ساتھ ہی زمین پر موجود جاندار اجسام کی کیفیات، محسوسات اور عادات میں بھی تبدیلیاں واقع ہونے لگتی ہیں۔ حضرت انسان بھی اس موسم میں اپنی ذہنی اور جسمانی کیفیات میں تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ آب و ہوا کے ٹھنڈی شکل اختیار کرتے ہی ہم اپنے لباس، خوراک اور عادات کو موسم کی مناسبت سے ڈھال لیتے ہیں۔ ہلکے پھلکے کپڑوں کی جگہ سویٹر اور جیکٹس وغیرہ لے لیتی ہیں۔ لحاف اور رضائیوں کا کاروبار گرم ہو جاتا ہے اور میوہ جات کی مانگ ملک و بیرون ملک کی منڈیوں میں بڑھ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو موسم کی تبدیلی کا مقابلہ کرنے کے لیے اسی مناسبت سے سبزیاں، پھل اور میوہ جات فراہم کیے ہیں۔ میوہ جات کی تاثیر گرم ہوتی ہے اور یہ جسم کے درجہ حرارت کو بڑھنے اور ٹھنڈ کو کم کرنے میں معاون کردار ادا کرتے ہیں۔ اکثر افراد خشک میوہ جات یا مغزیات کو یہ کہہ کر نظر انداز کر دیتے ہیں کہ یہ بچوں کا شوق ہے حالانکہ مغزیات قدرت کی جانب سے سردیوں کا انمول تحفہ ہیں۔ احتیاط و اعتدال کے ساتھ ان کا استعمال ہمیں مضبوط و توانا بنا سکتا ہے۔ انہیں کھانے سے جسم میں ایسی توانائی پیدا ہوتی ہے کہ ہمارا جسم سرد موسم کے مضر اثرات سے بچاؤ کے قابل ہو جاتا ہے۔ گری دار میوے پروٹین، روغن، چربی اور وٹامنز کے حامل ہوتے ہیں۔ سردیوں میں عام استعمال کیے جانے والے خشک میوہ جات کی اہمیت کا اندازہ ہم ان کے بارے میں معلومات حاصل کر کے لگا سکتے ہیں جو ذیل میں دی جا رہی ہے۔

مونگ پھلی

سردیوں کی راتوں میں شہر کی گلیوں میں سب سے زیادہ آمدورفت مونگ پھلی فروخت کرنے والے افراد کی ہوا کرتی ہے اور لوگ سردیوں میں سب سے زیادہ اس میوے سے لطف اندوز ہوتے ہیں خصوصاً بچوں کی من پسند غذا ہوتی ہے۔ بظاہر ہر جگہ نظر آنے اور گلی گلی بکنے کے باعث یہ ایک معمولی چیز تصور کی جاتی ہے لیکن امریکہ سمیت بہت سے

میں اسے خاص طور پر اہمیت دی جاتی ہے اور اسے مختلف غذاؤں میں ملا کر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں مونگ پھلی بڑے پیمانے پر کاشت کر کے بیرون ممالک میں برآمد کی جاتی ہے۔ مونگ پھلی سے ماہرین تیل بھی تیار کرتے ہیں اور اس کو خاصیتوں میں زیتون کے تیل سے مشابہ قرار دیتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق مونگ پھلی کے تیل میں ایسے قدرتی اجزاء ہوتے ہیں جو وزن میں اضافہ کا باعث ہیں اسی لیے موٹے افراد کو مونگ پھلی کے استعمال میں حد درجہ اعتدال کی ہدایت کی جاتی ہے۔ حکماء حضرات نے بھی اس کی مقدار متعین کی ہے جس کے مطابق سردیوں میں ایک یا دو چھٹانک مونگ پھلی کھانے سے جسم کو مناسب غذائیت ملتی ہے، جسم توانا ہوتا ہے اور اس میں حرارت کے پیدا ہونے سے جسم ٹھنڈ کا مقابلہ کرنے کیلئے مستعد ہو جاتا ہے۔ ایک اور تجزیے کے مطابق سو گرام مونگ پھلی میں 26.9 گرام پروٹین 559 حرارے، کیلشیم 748 گرام، فولاد 1.9 گرام، وٹامن بی یعنی تھایا سین 0.3 ملی گرام، رائبو فلاوین اور نایاسین کے علاوہ قلب اور شریان دوست وٹامن یعنی وٹامن ای بھی موجود ہوتا ہے۔ مونگ پھلی کی لذت کو دوبالا کرنے کے لیے اس کے دانوں کو گھی یا تیل میں ہلکی آنچ پر تل کر اس میں حسب پسند مرچ مصالحے لگانے سے وہ بہت چٹ پٹے ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھنے ہوئے دانوں کو تھوڑے پانی کے ساتھ باریک پیس کر گوشت کے سالن میں ملانے سے شوربا گاڑھا اور بہت ذائقے دار ہو جاتا ہے۔ مونگ پھلی کو گڑ کے ساتھ بھی استعمال کیا جاتا ہے اس کے لئے گڑ کے گاڑھے قوام میں مونگ پھلی کے بھنے ہوئے چھلے ہوئے دانوں کو ملا کر جمائیں اور ٹھنڈا ہونے پر اس کی قاشیں کاٹ لیں۔ یہ بڑی لذیذ اور غذائیت بخش مٹھائی ہے جو جسم کی حرارت میں اضافہ کرتی ہیں۔ اگر جماتے وقت اس میں بھی بھنی ہوئی صاف تل اور کھوپرے کا اضافہ کر دیا جائے تو اس کی لذت مزید دوبالا ہو جاتی ہے۔

بقیہ: نظر بد کا علاج کیسے کیا جائے؟

کو بیان کیا ہے، اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اس کی سند صحیح ہے۔ ابن حبان نے ۱۴۲۴ میں اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (۸) اس کو بیہقی نے اپنی سنن ۳۵۲/۹ میں سہل کی حدیث کے بیان کرنے کے بعد نقل کیا ہے۔ (۹) بخاری نے ۱۱۰/۱۷۱،۲۷ میں کتاب الطب باب رقیۃ العین اور مسلم نے ۲۱۹ میں کتاب السلام باب رقیۃ العین والنملۃ والحمۃ والنظرۃ کے ذیل میں اس کو نقل کیا ہے۔ "سفعۃ" کی سین کا ضمہ اور تاء کے سکون کے ساتھ پڑھنا بھی جائز ہے۔ اس کا معنی چہرے کی سیاہی اور اسی سے "سفعۃ الفرس" ہے، گھوڑے کی پیشانی کی سیاہی اور اصمعی نے لکھا ہے کہ ایسی سیاہی جس میں سرخی کی جھلک ہو، بعضوں نے زردی مراد لی ہے اور بعضے نے کسی اور رنگ کے ساتھ سیاہی مراد لی ہے اور ابن قتیبہ نے بیان کیا کہ یہ ایسا رنگ ہے جس سے چہرے کا حقیقی رنگ بدل جائے گا سبھی معنی قریب قریب ہیں۔ (۱۰) دیکھئے شرح السنہ ۱۶۳/۱۳ ہماری تحقیق کے ساتھ۔ (۱۱) یہ حدیث ضعیف ہے اس کو ابو نعیم نے "حلیہ" ۹۰/۷ میں اور ابن عدی خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ ۲۴۴/۹ میں حدیث جابر بن عبداللہ سے اس لفظ کے ساتھ بیان کی ہے العین تدخل الرجل القبر و تدخل الجمل القدر اور شعیب بن ایوب علی معاویہ عن ہشام کے واسطے سے اس کو روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ صابونی نے فرمایا کہ مجھ کو یہ بات پہنچی کہ جو اس روایت سے تمسک پسند کرے تو وہ کر لے، ذہبی نے میزان میں شعیب کے حالات کے متعلق بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایک حدیث منکر ہے جس کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے ان کی مراد یہی حدیث ہے۔

کاش وہ دن لوٹ آئیں

پروفیسر ساجد علی فضل

یہ ان دنوں کا ذکر ہے جب:

ہیڈ ماسٹر اگر بچے کو مارتا تھا تو بچہ گھر آ کر اپنے باپ کو نہیں بتاتا تھا۔ اور وہ اگر بتاتا تو باپ اسے ایک تھپڑ رسید کر دیتا تھا۔

یہ وہ دور تھا جب ''اکیڈمی'' کا کوئی تصور نہ تھا اور ٹیوشن پڑھنے والے بچے نکھے شمار ہوتے تھے۔ بڑے بھائیوں کے کپڑے چھوٹے بھائیوں کے استعمال میں آتے تھے اور یہ کوئی معیوب بات نہیں سمجھی جاتی تھی۔ لڑائی کے موقع پر کوئی ہتھیار نہیں نکالتا تھا، صرف اتنا کہنا کافی ہوتا ''میں تمہارے ابا جی سے شکایت کروں گا''۔ یہ سنتے ہی اکثر مخالف فریق کا خون خشک ہو جاتا تھا۔ اس وقت کے ابا جی بھی کمال کے تھے، صبح سویرے فجر کے وقت کڑکدار آواز میں سب کو نماز کے لیے اٹھا دیا کرتے تھے۔ بے طلب عبادتیں کرنا ہر گھر کا معمول تھا۔

کسی گھر میں مہمان آجاتا تو ارد گرد کے ہمسائے حسرت بھری نظروں سے اس گھر کو دیکھنے لگتے اور فرمائشیں کی جاتیں کہ ''مہمانوں'' کو ہمارے گھر بھی لے کر آئیں۔ جس گھر میں مہمان آتا تھا وہاں پیٹی میں رکھے، فینائل کی خوشبو میں لپے بستر نکالے جاتے۔ خوش آمدید اور شعروں کی کڑھائی والے تکیے رکھے جاتے۔ مہمان کے لیے دھلا ہوا تولیہ لٹکایا جاتا اور غسل خانے میں نئے صابن کی ٹکیا رکھی جاتی تھی۔

جس دن مہمان گھر سے رخصت ہوتا گھر والوں کی آنکھوں میں اداسی کے آنسو ہوتے تھے۔ مہمان جاتے ہوئے کسی چھوٹے بچے کو دس روپے کا نوٹ پکڑانے کی کوشش کرتا تو پورا گھر اس پر احتجاج کرتے ہوئے نوٹ واپس کرنے میں لگ جاتا، تاہم مہمان بہر صورت یہ نوٹ دے کر ہی جاتا۔

شادی غمی میں آنے جانے کے لیے ایک جوڑا کپڑوں کا علیحدہ سے رکھا جاتا تھا جو اسی موقع پر استعمال میں لایا جاتا تھا۔ جس گھر میں شادی ہوتی تھی ان کے مہمان اکثر محلے کے دیگر گھروں میں ٹھہرائے جاتے تھے۔ محلے کی جس لڑکی کی شادی ہوتی تھی بعد میں پورا محلہ باری باری میاں بیوی کی دعوت کرتا تھا۔

کبھی کسی نے اپنا عقیدہ کسی پر تھوپنے کی کوشش نہیں کی، کبھی کافر کافر کے نعرے نہیں لگے، سب کا رونا ہنسا سانجھا تھا، سب کے دکھ ایک جیسے تھے۔ نہ کوئی غریب تھا نہ کوئی امیر، سب خوشحال تھے۔ کسی کسی گھر میں بلیک اینڈ وائٹ ٹی وی ہوتا تھا اور سارے محلے کے بچے وہیں جا کر ڈرامے دیکھتے تھے۔

دوکاندار کے پاس کھوٹا سکا چلا دینا ہی سب سے بڑا فراڈ سمجھا جاتا۔..........

کاش پھر وہ دن لوٹ آئیں

کچن کارنر

نور فاطمہ

چکن نگٹس



چکن کا قیمہ آدھا کلو	دودھ دو چمچ
بریڈ 3 عدد	کالی مرچ حسب ضرورت
نمک حسب ضرورت	سرکہ ایک چمچ
سویا ساس ایک چمچ	انڈا ایک عدد
بریڈ کرمز کوٹنگ کے لئے	کارن فلور کوٹنگ کے لیے

ترکیب

تمام چیزیں چوپر میں ڈال کر اچھی طرح مکس کر لیں پھر آدھا گھنٹہ فریج میں رکھیں پھر نگٹس کی شیپ دیں۔ کارن فلو لگائیں بریڈ کرمز لگا کر ڈیپ فرائی کریں۔ گولڈن براؤن ہو جائیں تو نکال کر گرم گرم سرو کریں۔

پیزا

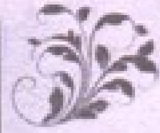


اجزاء

دودھ	ایک کلو
لیموں کا رس	6 چمچ
نمک	حسب ذائقہ

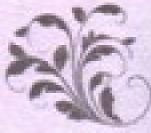
ترکیب

دودھ کو اچھی طرح اُبال لیں جب ابل جائے تو لیموں کا رس ڈال دیں اور ساتھ ہی نمک شامل کر دیں۔ جب دودھ پھٹ جائے تو ململ کے کپڑے میں ڈال کر پوری رات کے لیے لٹکا دیں۔ صبح جب سارا پانی نکل جائے تو تھوڑی دیر فریج میں رکھیں اور کیوبز میں ڈال کر سرو کریں۔



گھریلو ٹوٹکے

سارا فہیم



بیوٹی ٹپس

فیضان آمنہ

خشکی دور، بال مضبوط اور گھنے

چقندر کاٹ کر پتوں سمیت ابال لیں اور شیمپو کی طرح بالوں میں لگائیں اور کچھ دیر لگا رہنے دیں پھر دھو لیں خشکی بھی ختم اور بال گھنے اور مضبوط۔



نیند کی کمی

جسے نیند کی کمی کی شکایت ہو تو ہرا یا سوکھا دھنیا خوب کھائیں۔



بلغم والی کھانسی

بلغم والی کھانسی ہو جائے تو ایک چائے کا چمچ شہد اور ایک چائے کا چمچ لیموں کا رس ایک نیم گرم گلاس پانی میں ملا کر پئیں افاقہ ہوگا۔



چہرے کی رونق میں اضافہ

(۱) ایک چمچ گلیسرین میں ایک کھانے کا چمچ لیموں نچوڑ لیں اور ایک کھانے کا چمچ عرق گلاب اس میں مکس کر لیں۔ ہر روز اس مکسچر کو چہرے پر لگانے سے چہرے کی چمک میں اضافہ ہوتا ہے۔



(۲) ٹماٹر کے پیسٹ میں دہی مکس کر لیں اور چہرے پر لگائیں 15 منٹ بعد چہرے کو دھو لیں اس سے چہرے کی رونق میں بہت اضافہ ہوتا ہے۔



سردیوں میں پانی زیادہ پئیں

زیادہ سے زیادہ پانی پینے سے بھی رنگت صاف ہوتی ہے اور انسان بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔



